مدینۃ المسیح

ڈلہوزی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت بفضل ایزدی ٹھیک ہے سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین کی صحت پہلے سے اچھی ہے۔ احباب التزام کے ساتھ آپ کے لئے دعا کرتے رہیں

یہ خبر مسرت کے ساتھ سُنی جائے گی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حرم ثالث سیدہ سارہ بیگم صاحبہ نے پنجاب یونیورسٹی سے ادیب کا امتحان دوسرے نمبر پر پاس کیا ہے۔ اس کامیابی پر ہم تہ دل سے مُبارکباد عرض کرتے ہیں ✤ (مفصل آئندہ)

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کا بچہ کئی روز سے بعارضہ بُخار بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

درس القرآن ۷ اگست کی بجائے ۸ کو شروع ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے درس القرآن کے متعلق پہلے اعلانات میں یہ لکھا گیا ہے کہ درس ۷ راگست سے شروع ہوگا۔ لیکن چونکہ وُہ اصحاب جو عدالتوں کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اس تاریخ تک قادیان نہیں پہونچ سکتے۔ اس لئے حضُور نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ درس القرآن ۷ راگست کی بجائے ۸ راگست کو شروع ہوگا۔ احباب اچھی طرح اس بات کو سمجھ لیں۔ اور نوٹ کرلیں ✤

درس انشاء اللہ تعالےٰ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز دس پاروں کا ایک مہینہ میں دیں گے۔ اور سورۃ یونس سے درس شروع ہوگا۔ احباب کو اس مبارک موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اور کوئی احمدیہ جماعت ایسی نہ ہونی چاہئے جہاں سے ایک دو اصحاب نہ آئیں۔ جو احباب پہلے دس پاروں کے درس میں شریک ہو چکے ہیں۔ انھیں تو ضرور ہی آنا چاہئے۔ دوسرے فرقوں کے مسلمانوں سے حتےٰ کہ غیر مسلموں کو بھی لانے کی کوشش کرنی چاہیئے ✤

فہرست نومبائعین

بقیہ ماہ اپریل ۱۹۲۸ء

۵۰۹ - محمد یعقوب صاحب بھاگلپور
۵۱۰ - سائیں سوہنا شاہ صاحب لاپتہ
۵۱۱ - سائیں عمر شاہ صاحب لاپتہ
۵۱۲ - سائیں بوڑھ شاہ صاحب لاپتہ
۵۱۳ - زوجہ سائیں سوہنا شاہ صاحب "
۵۱۴ - زوجہ سائیں عمر شاہ صاحب "
۵۱۵ - زوجہ سائیں بوڑھ شاہ صاحب "
۵۱۶ - بہادر خاں صاحب نمبردار موضع گلت ضلع شیخوپورہ
۵۱۷ - عبدالحکیم خاں صاحب گوکھووال چک نمبر ۲۷ لائل پور
۵۱۸ - مصری خاں صاحب مقام سانجر راجپوتانہ
۵۱۹ - تاج الدین صاحب سیالکوٹ
۵۲۰ - جنیفہ خاتون صاحبہ بہار
۵۲۱ - محمد الدین صاحب درزی کوٹلی باریخاں گورداسپور
۵۲۲ - مولوی عبدالرحمن صاحب ساکن تحصیل شجاع باد - ملتان
۵۲۳ - محمد صدیق صاحب دہلی
۵۲۴ - محمد سعید صاحب پاڈنگ سماٹرا
۵۲۵ - علی بسلامتہ عرب "
۵۲۶ - گلزار اکبر صاحب ساکن چک ۳۴ ضلع لائلپور
۵۲۷ - حاجی کریم بخش صاحب موچی بڈوملہی سیالکوٹ
۵۲۸ - محمد اسحق صاحب نومسلم گورداسپور
۵۲۹ - عبدالرحیم نومسلم (سابق ہرنام سنگھ ولد کیسر سنگھ - راجہ سانسی) امرتسر
۵۳۰ - ولی اللہ خاں صاحب ہردوئی
۵۳۱ - زوجہ گلاب خاں صاحب کیرنگ اڑیسہ
۵۳۲ - محمد اسمٰعیل صاحب آڑھا - گجرات
۵۳۳ - سردار شیر محمد صاحب سرہائی کلاں امرتسر
۵۳۴ - میاں نظام الدین صاحب کمالیہ منٹگمری
۵۳۵ - شیخ اسمٰعیل صاحب کیرنگ اڑیسہ
۵۳۶ - جھونی خانصاحب منتھرا
۵۳۷ - قریشی محمد قاسم صاحب دہلی
۵۳۸ - میاں محمد اکبر صاحب ضلع ہزارہ
۵۳۹ - محمد ولی الدین صاحب سکندرآباد دکن
۵۴۰ - اللہ داد صاحب کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی
۵۴۱ - علی محمد صاحب بھنڈر چک ۹۹ سرگودھا
۵۴۲ - غلام رسول صاحب " "
۵۴۳ - محمد شریف صاحب " "
۵۴۴ - غلام نبی صاحب " "
۵۴۵ - حاکم بی بی صاحبہ بنت احمد بھنڈر "
۵۴۶ - فتح بی بی صاحبہ بیوہ امام الدین صاحب ضلع سرگودھا
۵۴۷ - برکت بی بی صاحبہ زوجہ حیات گوندل
۵۴۸ - امیر علی صاحب اوان کٹھی ریاست جموں کشمیر حال وارد بڈوملہی ضلع سیالکوٹ
۵۴۹ - حمدی آفندی - حیفا فلسطین
۵۵۰ - ندیم آفندی حیفا فلسطین -
۵۵۱ - زینب بی بی زوجہ محمد حسین صاحب ضلع امرتسر
۵۵۲ - اللہ جوائی صاحبہ گولیکی گجرات
۵۵۳ - عبدالودود خاں صاحب ضلع پشاور
۵۵۴ - مولوی عبدالرزاق صاحب " "
۵۵۵ - محمد - موضع جینی - یاغستان "
۵۵۶ - حکیم اللہ بخش صاحب موضع فتح دا لائیر ڈیرہ غازیخاں
۵۵۷ - نور الدین صاحب لوہار سکنہ بادری
۵۵۸ - محمد خاں صاحب چک ۹۹ سرگودھا
۵۵۹ - نواب بیگم صاحبہ " "
۵۶۰ - شریفاں صاحبہ " "
۵۶۱ - شریفاں صاحبہ ثانی " "
۵۶۲ - مہر بی بی صاحبہ " "
۵۶۳ - فرزند علی صاحب بلانی گجرات
۵۶۴ - حشمت علی خاں صاحب کرنال
۵۶۵ - خیر الدین احمد صاحب سیالکوٹ
۵۶۶ - دین محمد صاحب موضع کلو سوہل گورداسپور
۵۶۷ - عبدالواحد صاحب گوکھووال چک نمبر ۱۲۱ لائل پور

ماہ مئی ۱۹۲۸ء

۵۶۸ - سارہ بیگم بنت حاکم خاں صاحب جالندھر
۵۶۹ - غلام سرور صاحب طالبعلم پشاور
۵۷۰ - عبدالحق صاحب ولد میاں قادر بخش
۵۷۱ - سید محمد شفیع صاحب ضلع گورداسپور
۵۷۲ - خیر الدین صاحب بنگلہ فاضلکا فیروزپور
۵۷۳ - دین محمد صاحب (جودھ پوری)
۵۷۴ - برکت علی صاحب ضلع ہوشیارپور
۵۷۵ - عنایت اللہ صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۷۶ - میاں احمد بخش صاحب جھنگ گھمیانہ
۵۷۷ - میاں غلام محمد صاحب " "
۵۷۸ - کرامت اللہ صاحب ضلع شیخوپورہ
۵۷۹ - عنایت بیگم صاحبہ زوجہ احمد دین صاحب درزی شاہدرہ ضلع لاہور
۵۸۰ - رسول بخش صاحب ضلع سرگودھا
۵۸۱ - عطا محمد صاحب شیخ پور ضلع گجرات
۵۸۲ - چوہدری شرف دین صاحب عادل گڈھ
۵۸۳ - " " علی محمد صاحب "
۵۸۴ - عبداللہ صاحب (سابق مستری اللہ راکھا) علی
۵۸۵ - مبارکہ بیگم صاحبہ (سابق سندری) جموں "
۵۸۶ - وزیر محمد صاحب (سابق وزیر سنگھ) "
۵۸۷ - سلیمہ صاحبہ "
۵۸۸ - محمد دین صاحب ولد علی شیر ضلع سیالکوٹ
۵۸۹ - شریعت حسین صاحب جل پائی گوڑی بنگال
۵۹۰ - بلند اصاحب ولد جیون ضلع لاہور
۵۹۱ - فاطمہ بنت لکھا - "
۵۹۲ - نور بانو صاحبہ بنت سمند اصاحب "
۵۹۳ - رحمت صاحب "
۵۹۴ - پسر سمند اصاحب فتحپور "
۵۹۵ - صادق آفندی - حیفا شام
۵۹۶ - مصطفٰے آفندی نجیب "
۵۹۷ - رحمت اللہ صاحب سنگا پور
۵۹۸ - غلام احمد صاحب نابھ
۵۹۹ - حسین بی بی صاحبہ اہلیہ منشی محمد الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۶۰۰ - شیخ نادر علی صاحب
۶۰۱ - محمد زشاد صاحب پشاور
۶۰۲ - شیخ محمد صابر صاحب لاہور
۶۰۳ - شیخ محمد حسن صاحب "
۶۰۴ - امام الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۰۵ - نواب الدین صاحب " "
۶۰۶ - نیاز احمد صاحب کوہ مری ضلع راولپنڈی
۶۰۷ - اہلیہ میاں سبحان علی صاحب ضلع ملتان
۶۰۸ - شاہ محمد صاحب لائل پور
۶۰۹ - بیدا آتش اللہ صاحب "
۶۱۰ - لال دین صاحب ضلع گورداسپور
۶۱۱ - سائرہ بی بی صاحبہ لدھیانہ
۶۱۲ - نوری بی بی صاحبہ "
۶۱۳ - عائشہ بی بی صاحبہ "
۶۱۴ - بخشی صاحب "
۶۱۵ - قادر بخش صاحب "
۶۱۶ - سید مجتبٰے علی صاحب ابن سید عبدالعلی صاحب ضلع میمن سنگھ
۶۱۷ - مستری عبدالعزیز صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۱۸ - چوہدری ابراہیم صاحب ولد فتح دین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۱۹ - فضل دین صاحب ولد حسن محمد صاحب "
۶۲۰ - عطاء اللہ صاحب ولد عبداللہ صاحب
۶۲۱ - خوشی محمد صاحب ولد نتھی خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۲۲ - غلام حیدر صاحب ولد اللہ دتا صاحب "
۶۲۳ - سردار خاں صاحب ولد دلیدا د صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۲۴ - محمد صادق صاحب ولد موسی خاں صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۲۵ - عبداللہ صاحب ولد نور محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۲۶ - شرف الدین صاحب ولد بوٹا صاحب "

ماہ جون ۱۹۲۸ء

۶۲۷ - مہر بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ محمد عمر صاحب اہلمد ڈپٹی کمشنر گورداسپور
۶۲۸ - حسین بخش صاحب ولد علی بخش صاحب سرہند - ریاست پٹیالہ
۶۲۹ - محمد بخش صاحب بھٹی راجپوت گکھیاں
۶۳۰ - تاج محمد صاحب (مع اہل و عیال) باجوہ ڈاکخانہ فلورا
۶۳۱ - حبیب عالم صاحب سب اوورسیر ضلع ہزارہ
۶۳۲ - ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ راجہ محمد نواز خاں صاحب ضلع جہلم
۶۳۳ - فقیر محمد صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۳۴ - غلام علی صاحب "
۶۳۵ - کریم بی بی صاحبہ دختر فقیر محمد صاحب "
۶۳۶ - حسین بی بی زوجہ " "
۶۳۷ - بشیر احمد صاحب پسر " "
۶۳۸ - نذیر احمد صاحب " "
۶۳۹ - خورشید بیگم صاحبہ دختر " "
۶۴۰ - نذیر بیگم صاحبہ " "
۶۴۱ - قائم الدین صاحب ضلع ملتان
۶۴۲ - ظہیر عالم صاحب ولد راجن خاں صاحب ضلع نپاد
۶۴۳ - حکیم سید حسین صاحب ضلع گلبرگہ
۶۴۴ - محمد رمضان صاحب کمپونڈر ضلع مظفرگڑھ
۶۴۵ - کرم بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ فضل حق صاحب ضلع گورداسپور
۶۴۶ - رحمت بی بی صاحبہ اہلیہ ملک علی محمد صاحب ضلع امرتسر
۶۴۷ - مہر الدین صاحب ضلع سیالکوٹ
۶۴۸ - شیخ محمد جان صاحب پانی پتی ڈیرہ دون
۶۴۹ - مستری علی بہادر صاحب لوئر برہما
۶۵۰ - اہلیہ مستری " "
۶۵۱ - محمد اکبر خاں صاحب "
۶۵۲ - شیخ انعام اللہ صاحب ایم - اے - بی ٹی گورداسپور
۶۵۳ - میاں حبیب اللہ صاحب ضلع امرتسر
۶۵۴ - محمد عثمان صاحب ضلع گورداسپور
۶۵۵ - بابو محمد الدین صاحب علاقہ سندھ

اورنٹیل ہوس لنڈن

لندن میں تجارت سلسلہ کے روپے سے قائم ہوئی۔ میں نے سلسلہ کے روپے سے آٹھ سال اس ملک میں کام سیکھا۔ اور واقفیت حاصل کی ؛

میں جماعت احمدیہ کی بالخصوص اور عام مسلمانوں کی بالعموم تجارت میں جہانتک ممکن ہو مدد کرنے کی خواہش رکھتا ہوں۔ لہٰذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ اگر آپ کو انگلستان میں کچھ خرید یا فروخت کرنا ہو۔ یا کوئی دوسرا کام ہو۔ تو بلا روک لکھدیں۔

المشتہر

عزیز الدین احمدی منیجر اورنٹیل ہوس

4 Star Street
Edgware Road
London, W-2

اولاد حاصل کرنیکی حیرت انگیز دوائی

اگر واقعی آپ اولاد حاصل کرنے کے لئے پریشان ہیں۔ اگر واقعی اپنے بعد سلسلہ نسل قائم رکھنے کی آپ کو سچی تڑپ ہے۔ تو آپ اپنا محنت اور پسینہ سے کمایا ہوا روپیہ اشتہاری حکیموں کی نذر کر کے برباد نہ کریں۔ صرف

حب حمل

کا استعمال گھر میں شروع کرا دیں۔ جس کا پہلی ہی دفعہ کا استعمال انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بامراد کر دے گا۔ زیادہ تعریف ہم گناہ سمجھتے ہیں ؛

”مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید“

قیمت حب حمل صرف پانچ روپیہ (ﷲ) آرڈر دیتے وقت تفصیلی حالات ضرور لکھیں۔ جو کہ صیغہ راز میں رکھے جائیں گے۔

مہتمم احمدیہ دواگھر قادیان

ضرورت ہے

ایسے مڈل وانٹرنس پاس طلباء کی جو کہ ریلوے اور محکمہ نہر وغیرہ میں ملازمت کرنے کے خواہشمند ہوں مفصل حالات دو آنے (۲/) کا ٹکٹ بھیجکر معلوم کریں

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی

ٹرھیا کپڑا خرید فرمائیں

اگر آپ کو واقعی اعلیٰ اور سارزاں مال کی ضرورت ہو تو براہ راست کارخانہ سے طلب کریں۔ لونگی سلکی ریشمی بشہدی قسم اول نہایت ہی خوبصورت للعہ، کلاہ زریں استر دار پشاوری فیشن عہ دونوں کی قیمت ۵ روپے کارخانہ کے خاص تحفہ ہیں۔ زنانہ سلکی۔ ریشمی کا مدار چادر اوسط درجہ کی بیگمات استعمال کرتی ہیں۔ ... گز عرض ۱/۲ گز للعہ زنانہ ٹسری خالص ریشمی چادر امیرانہ وضع نہایت ہی خوبصورت رنگ ٹسری طول ۳گز عرض ۱/۲ گز آٹھ روپے آزار بند سلکی۔ ریشمی رنگین ۶ٹے درجن جراب سلکی ریشمی زنانہ پھولدار ۱۲ پنجابی جوتا اعلیٰ مضبوط عیکہ (ناپ ضرور ارسال کریں) جائے نماز سوتی مضبوط محراب دار پھولدار قسم اول عہ دوکاندار ان خط وکتابت کریں مکمل فہرست کارخانہ مفت محصول ڈاک علاوہ

منیجر کارخانہ سید عباس علی شاہ احسان اینڈ کمپنی سوداگران لدھیانہ

مفت حیرت انگیز رعایت مفت

جناب من تسلیم!

مجھکو روح بصارت کا نمونہ جو تمام امراض چشم کیلئے اکسیر مفت روانہ فرمائیے۔ بعد از استعمال اگر مفید ثابت ہوا تو ایمانداری سے ایک شیشی ضرور منگواؤں گا۔ ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک روانہ کرتا ہوں۔

نام:- ... ... ٹکٹ

پتہ:- ... ...

یہ کوپن پر کرکے مفصلہ ذیل پتہ پر روانہ فرمائیں

شاہ اینڈ کو رجسٹرڈ وسیان بھاٹی گیٹ لاھور

مستورات کیلئے

ہماری ایجاد کردہ دوائی اکسیر تسہیل ولادت ایک نعمت الٰہی ہے جس کے بروقت استعمال سے بفضل خدا بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جو ولادت کے جوزچہ کو درد وغیرہ کی تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بھی خدا کے فضل سے نہیں ہوتی۔ قیمت اڑھائی روپیہ (عہ) علاوہ محصولڈاک

منیجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودھا

رشتہ کی ضرورت

:-۲۰ جولائی کے الفضل میں جس رشتہ کی ضرورت ہے۔ ان کا علمی خاندان ہونا ضروری ہے ؛ (اکمل)

ملیریا کا موسم آ رہا ہے

ملیریا سے خود بھی بچیں۔ اپنے متعلقین کو بھی بچائیں ملیریا کے حفظ ماتقدم میں سٹورپلز کا استعمال جاری کریں۔
سٹورپلز۔ ملیریا کے جراثیم کو نیست و نابود کرتی ہے
سٹورپلز۔ کا استعمال بڑھتی ہوئی تلی کو دنوں میں درست کر دیگا
سٹورپلز۔ معدہ دماغ اور پٹھوں کیلئے طاقت بخش چیز ہے۔
سٹورپلز۔ بچوں سے بوڑھوں تک کیلئے یکساں مفید ہے
اسے ہر موسم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ قیمت فی شیشی (۱۰۰ گولی) صرف ۱/۸ ترکیب استعمال ہمراہ ارسال ہوگی

فیض عام میڈیکل ہال قادیان

باجلاس میاں عبد المجید خاں صاحب مدالتی

بہادر ڈھوال ریاست کپورتھلہ

لبھو مل ولد مرنگی مل کھتری ساکن ڈھواں

بنام

لچھمن داس ولد گوپی مل و حاکم رائے ولد بھدر مل قوم سود ساکن گرتی ضلع کانگڑہ

مدیونان

اصل لعات ۹/۶

اشتہار طلبی مدیونان

چونکہ مدیونان دیدہ دانستہ حاضری سے پہلو تہی کرتے ہیں اس لئے تاریخ پیشی ۲۳ ساون ۱۹۸۵ء مقرر ہو کر اشتہار طلبی مدیونان جاری کیا جاتا ہے۔ کہ تاریخ مقررہ پر حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کریں ورنہ عدم حاضری کے بغیر کارروائی ضابطہ کی جاویگی۔

مورخہ ۱۷ ساون ۱۹۸۵ء

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی مخلص شریف قوم کا تاجر جو کہ ہزاروں روپیہ کا کاروبار کرتا ہے۔ عمر ۳۰ سال بغیر بیوی بچہ دا نکاح کا خواہاں ہے۔ ایک ہزار مہر اور ایک ہزار زیور کپڑا پر خرچ کرنے کو تیار ہے۔ لڑکی کنواری خوبصورت تعلیم یافتہ۔ شریف خاندان کی امور خانہ داری سے واقف ہو۔ خواہشمند احباب پتہ ذیل پر خط وکتابت کریں ؛ سید غلام حسین احمدی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری ہسپتال فاضل پور

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور- ۱۹ر جولائی- میرپور ریاست جموں سے اطلاع موصول ہوئی ہے- کہ پچھلے دنوں بارش کی وجہ سے تھانہ پولیس کے قریب ایک جگہ بہہ گئی- اور نیچے سے ایک قبر برآمد ہوئی- اس میں انسانی لاش کی ہڈیاں برآمد ہوئیں- جسم کا پنجر- کھوپری اور ٹانگیں سب موجود تھیں- لاش کو ناپا گیا- تو گیارہ فٹ لمبی تھی ؛

—— کلکتہ- ۱۹ر جولائی- نہایت وثوق سے بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ چند روز کے عرصہ میں بندرگاہ کلکتہ کی پولیس کے کم از کم نو انسپکٹر سب انسپکٹر اور سارجنٹ جو سب کے سب یورپین ہیں بجرم رشوت ستانی معطل کر دئے گئے ہیں- تحقیقات شروع ہے جس سے مزید حالات کا انکشاف ہونے کی توقع ہے ؛

—— شملہ- ۲۰ر جولائی- لیجسلیٹو اسمبلی کے اجلاس خزاں کے دوران میں غیر سرکاری امور کے لئے چھ دن مخصوص کئے گئے ہیں یعنی مسودات قوانین کے لئے ۸ر ستمبر- ۱۳ر ستمبر اور ۲۰ر ستمبر تین دن اور قراردادوں کے لئے ۵ ستمبر ۱۱ر ستمبر- اور ۸ر ستمبر تین دن ؛

—— مدراس- ۲۰ر جولائی- ساؤتھ انڈین ریلوے لیبر یونین کی سٹرائک کمیٹی نے جو اعلان جاری کیا تھا- اس کے مطابق گذشتہ نصف شب سے عام ہڑتال شروع ہو گئی- ٹرینوں کی آمد و رفت میں رکاوٹ پیدا کی جا رہی ہے- ورکشاپ کے کاریگر اور مزدور راستے کے اسٹیشنوں کے قریب ریل کی پٹڑی پر لیٹ جاتے ہیں- پولیس نے موقع پر پہنچکر کئی لوگوں کو گرفتار کر لیا ؛

—— انڈین نیشنل ہیرلڈ کا بیان ہے- کہ مالیہ اراضی کی اضافہ کی وجہ سے تعلقہ دیوگڈھ میں بھی بردولی کی طرح بےچینی پھیلی ہوئی ہے- کسان جدید تشخیص مالیہ کو قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں- کوشش ہو رہی ہے- کہ گورنر کے پاس وفد بھیجا جائے- تاکہ کسانوں کے مطالبات حکومت کے کانوں تک پہونچ جائیں ؛

—— امرتسر- ۲۰ر جولائی- امرتسر کے بھنگیوں نے جو ہڑتال کر رکھی تھی- اب ختم ہو گئی ہے- میونسپلٹی نے ہڑتالیوں کے مطالبات کو منظور کر لیا ہے- اور اب انہیں تنخواہ ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو مل جایا کرے گی ؛

—— بنارس- ۱۹ر جولائی- ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ناری کمار چیٹرجی طالب علم ہندو یونیورسٹی پر اس الزام میں زیر دفعہ ۱۱۰ ضابطہ فوجداری مقدمہ چل رہا ہے- کہ وہ اشتعال انگیز دل کا رفیق ہے ؛

—— شملہ- ۸ر جولائی- خبر ملی ہے کہ سر جان طامسن آئندہ ماہ کے ابتدائی ایام میں بحیثیت چیف کمشنر دہلی کا چارج لیں گے ؛

—— مدراس- ۱۸ر جولائی- ہڑتالیوں نے آج صبح میلور اور ٹیوٹی کورن کے اسٹیشن شدید نقصانات پہونچانے کے بعد خالی کر دئے- پٹڑیاں اکھاڑ دی گئیں- تار کاٹ دئے گئے- آلات وزن کشی توڑ دئے گئے- اور دوسرا سامان توڑ کر پھینک دیا گیا- ٹیوٹی کورن کراکو انجن شیڈ کو بھی بڑا نقصان پہنچایا گیا- متعدد انجن بیکار کر دئے گئے- ٹیوٹی کورن اسٹیشن کے باہر کی سڑک پر اینٹوں اور پتھروں کا انبار تھا- جو ہڑتالیوں نے آنے والے مسافروں اور ہڑتال نہ کرنے والوں پر پھینکے تھے- میلور اسٹیشن کو لوٹا گیا- اور شام کو مجمع ٹیوٹی کورن اسٹیشن کے انجن شیڈ کی طرف چلا گیا- جہاں تمام دستیاب ہونے والے انجنوں کو نقصان پہونچانے کے بعد سلیپروں اور موبل آئل کے ذخائر کو آگ لگا دی- ایک زبردست پولیس کی جمعیت موقع پر پہونچ گئی- جس پر مسلسل سنگ باری کی گئی- ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ایک انسپکٹر کو مجروح کر دیا- مجسٹریٹ نے جو وہاں موجود تھا- پولیس کو فائر کا حکم دیا- جس کے بعد مجمع منتشر ہو گیا- ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح جن کا شفاخانہ میں علاج ہو رہا ہے- ۱۳۰ آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں ؛

—— مدراس- ۲۰ر جولائی- چت پٹ اور ایگمور کے درمیان ہڑتالیوں نے ایک افسروں کی ٹرین روک لی- انجن پر چڑھ گئے- اور پولیس کی احتیاطی تدابیر کے باوجود اس کی آگ نکال کے پھینک دی- اور اس طرح انجن کو بےکار کر دیا ؛

—— الہ آباد- ۲۲ر جولائی- پاؤنیر کو معلوم ہوا ہے- کہ مدراس کونسل کے آئندہ اجلاس میں یہ ریزولیوشن پیش ہوگا- کہ سائمن کمیشن کی مدد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے- مسٹر این مارجو بینکس اس ریزولیوشن کی تحریک کریں گے- امید ہے- کہ یہ ریزولیوشن پاس ہو جائے گا ؛

—— شملہ ۲۲ر جولائی- معلوم ہوا ہے- کہ گورنمنٹ ہند اس معاملہ پر غور کر رہی ہے- کہ آئندہ ریاستوں کے ہائیکورٹ چیف کورٹ یا اعلیٰ عدالت والیان ریاست کے اثر و اقتدار سے نکال دئے جائیں ان عدالتوں کے ججوں کی تقرری یا موقوفی کے متعلق والیان ریاست کو حق حاصل نہ ہوگا- ریاستوں کے اپیل کی عدالتوں کو والیان ریاست کے ہاتھ سے نکال کر گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کر دیا جائے ؛

—— ریاست بھرت پور سے مہاراجہ صاحب بھرت پور بے دخل کر دئے گئے ہیں- اب وہاں کا انتظام عجیب گڑبڑ حالت میں ہے- ہندو مسلمان سب موجودہ انتظام سے نالاں ہیں- بھرت پور والے ترک وطن پر مجبور ہو رہے ہیں- چنانچہ دو تحصیلوں کے آٹھ گاؤں قریباً خالی ہو چکے ہیں آدمی دیکھنے کو نہیں ملتا- باقی کے لوگ بھی جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مہاراجہ صاحب کو پاگل قرار دینے کیلئے ان کے ایک قریبی رشتہ دار سے رپورٹ کرائی گئی ہے- کہ مہاراجہ صاحب فرط رنج سے پاگل ہو گئے ہیں- اس لئے انہیں آگرہ بھیج دیا جائے ؛

غیر ممالک کی خبریں

—— لندن- ۷ر جولائی- تپ دق کے انسداد کے لئے شاہزادہ ویلز نے ایک لاکھ پونڈ کے لئے اپیل کی تھی- اب مارشنس بیج فیلڈ نے اعلان کیا تھا- کہ ۹۰ ہزار پونڈ فراہم ہو گیا ہے- اسی دن ایک غیر معلوم معطی نے ۵۰ ہزار پونڈ کا عطیہ بھجوا دیا- جس سے کل فنڈ ایک لاکھ دس ہزار پونڈ پہونچ گیا- مزید فراہمی چندہ کی کارروائی بند کر دی گئی ہے-

—— میکسیکو- ۱۹ر جولائی- پریزیڈنٹ کالس بیان کرتے ہیں- کہ جنرل اوبریگن صدر منتخب کے قاتل نے اقبال کیا کہ ارتکاب جرم مذہبی جذبات کی وجہ سے عمل میں آیا- آپ نے بیان کیا- کہ حکومت کی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے- کہ اس معاملہ میں سرکاری کلرکوں کا تعلق بھی ہے-

—— لندن سے رائٹر کی تازہ اطلاع مظہر ہے- کہ جدید قسم کی سیلف لوڈنگ رائفل نے جو ایک منٹ میں پنتیس فیر کرتی ہے- تین ہزار پونڈ کا وہ مقابلہ کا انعام حاصل کیا ہے- جو سلطنت برطانیہ نے رکھا تھا- یہ رائفل ایک ہزار چھ سو گز مار کرتی ہے- اور اس میں بیس کارتوس بیک وقت رکھے جا سکتے ہیں- اس میں مستعمل کارتوس نکالنے اور نئے بھرنے کا خود انتظام ہے بولٹ کے چلانے کی ضرورت نہیں ؛

—— لنڈن- ۱۷ر جولائی- مسٹر ریمسے میکڈانلڈ اور مسٹر جے- آر کلائنس علی الترتیب چیرمین اور ڈپٹی چیرمین پارلیمنٹری لیبر پارٹی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں ؛

—— قاہرہ- ۲۲ر جولائی- ایک شاہی فرمان جاری کیا گیا ہے- جس کی رو سے سینٹ اور چیمبر تین سال کے لئے توڑ دئے گئے ہیں- حکومت کا انتظام شاہ فواد وزراء کی مدد سے کرے گا- اخبارات کی آزادی کے متعلق جو دفعہ کانسٹی ٹیوشن میں تھی وہ معطل کر دی گئی ہے- اس شاہی فرمان کی کاپیاں دونوں ایوانوں کے پریزیڈنٹوں کو دیدی گئی ہیں- شاہ فواد اور اس کے وزراء کی ڈکٹیٹر شپ کا دور دورہ شروع ہو گیا ہے- جس کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ پارلیمنٹ کی قفل بندی کر دی گئی ہے- اور اس کے باہر پہرہ لگا دیا گیا ہے- پولیس نے ان لوگوں کے مجمع کو منتشر کر دیا- جو سابق وزیر اعظم نحاس پاشا کو دیکھنے کی غرض سے جمع ہوا تھا- لوگوں نے پولیس پر پتھر برسائے- دس آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں

—— الفتح- قاہرہ "نیر الیسٹ" کے حوالہ سے رقمطراز ہے- کہ بیت المقدس میں عیسائیوں کی تبلیغی کانفرنس کے مقابلہ میں فلسطین کے بڑے بڑے شہروں میں جمعیتہ شبان المسلمین قائم کی جا رہی ہے- تاکہ عیسائیوں کی تبلیغی کانفرنس کے ذریعہ سے مسیحیت کے نفوذ کیلئے مقامات مقدسہ میں جو کوششیں کی جا رہی ہیں- ان کا انسداد کیا جائے ؛

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)

ہائی کورٹ کا انتظام

(حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے)

آج کل "مسلم اوٹ لک" میں ہائیکورٹ کے انتظام کے متعلق بعض مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ جن میں یہ بتایا جا رہا ہے۔ کہ ہائیکورٹ پنجاب کے انتظامی پہلو میں تعصب بہت حد تک رونما ہے "مسلم آؤٹ لک" کے ان مضامین کے متعلق شکایت ہے کہ اُردو پریس ان کے متعلق خاموش ہے۔ اور بعض جگہ تو جلسے کر کے اس کے خلاف مُسلمانوں نے احتجاج بھی کیا ہے۔ "زمیندار" بھی انہی پرچوں میں سے ہے۔ جو اس مضمون کے متعلق خاموش تھے۔ لیکن اس احتجاج سے متاثر ہو کر اس نے مضمون لکھنے شروع کئے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی حسب عادت نہایت غیر شریفانہ طور پر ہمارے خلاف بھی اس نے ایک نوٹ لکھ دیا ہے۔ کہ وجہ کیا ہے۔ کہ اس موقعہ پر "الفضل" کچھ نہیں لکھتا۔ اور مجھ پر بھی حملہ کیا ہے۔ کہ وُہ کیوں کچھ نہیں بولتے

اگر میں "مسلم اوٹ لک" کے مضمون سے بہت حد تک متفق نہ ہوتا۔ تو مجھے اس قسم کے نوٹ کی طرف توجہ کرنے کی کچھ ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ لوگ بدزبانی اور بدکلامی کے عادی ہیں۔ اور اس کے علاوہ ان سے کچھ امید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے۔ میں بہت حد تک مسلم اوٹ لک کے خیالات سے متفق ہوں۔ اور میرے نزدیک یقیناً مسلمانوں کے حقوق ہائیکورٹ میں تلف ہو رہے ہیں۔ اور اس کا علاج اگر نہ ہؤا۔ تو مسلمانوں میں بُزدلی اور حساست پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اور اسی وجہ سے آج سے دس دن پہلے میں نے ایڈیٹر صاحب "الفضل" کو توجہ دلائی تھی۔ کہ وُہ بھی اپنے اخبار میں اس سلسلہ میں کچھ لکھیں۔ لیکن چونکہ وُہ اس وقت میرے پاس ہی ڈلہوزی میں ہیں۔ اُن کا بیان ہے۔ کہ وُہ کافی مصالح بہم نہیں پہنچا سکے جس کی بنا پر مضمون لکھے جا سکیں +

میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم پچھلے سال سے متواتر اس خطرناک نقص کی طرف جو عدالتوں کے انتظامی پہلو کے متعلق ہے گورنمنٹ کو توجہ دلا رہے ہیں۔ چنانچہ سائمن کمیشن کی طرف جو ہمارا میمورنڈم بھیجا گیا ہے۔ اور جسے ایک ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اس میں یہ فقرے تحریر ہیں:۔

"ہم شرم و ندامت کے ساتھ اس امر کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہائی کورٹ میں ہندوستانی ججوں کے اضافہ سے اس انصاف اور عدل کی شہرت کو سخت صدمہ پہونچا ہے۔ جو اسے پہلے حاصل تھی ہمارا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہندوستانی جج انگریز جج سے کم عادل ہے بلکہ ہمارا یہ مطلب ہے۔ کہ مذہبی تعصب اس ملک میں اس قدر بڑھا ہؤا ہے۔ کہ بعض جج بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے علاوہ ازیں ہندوستانی ججوں کو کثرت سے اپنے ہم مذہب اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کے مقدمات سننے پڑتے ہیں۔ اور انگریز جج کو انگریز اور ہندوستانی کے درمیان مقدمات شاذ و نادر ہی سننے پڑتے ہیں۔ اور زیادہ تر اس کے سامنے دو مختلف ہندوستانی مذاہب کے مقدمات آتے ہیں۔ جن میں اس کے تعصبات کو اُبھرنے کا موقعہ کم ملتا ہے۔

اس کے علاوہ ججوں کو انتظامی اختیارات بھی حاصل ہوتے ہیں اور یہ بات کثرت سے ہوتی ہے۔ کہ ان اختیارات کے استعمال سے جج کی اپنی قوم زیادہ فائدہ حاصل کر لیتی ہے۔ اور دوسری قوم کو نقصان پہونچ جاتا ہے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح کونسلوں وغیرہ کے متعلق رائل کمیشن بیٹھتا ہے۔ اسی طرح ہر سات سال کے بعد ایک ایسا رائل کمیشن بھی بیٹھا کرے۔ جو یہ بتائے۔ کہ ہائیکورٹوں میں سے کہاں تک مذہبی اور قومی تعصب دُور ہوا ہے۔ اور کہاں تک مختلف اقوام کو ان کے جائز حقوق دئے جا رہے ہیں"

ان فقرات سے معلوم ہوگا۔ کہ اس سوال کے بارے میں سب طور پر ہم کوشش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور مسلمانوں کے فوائد سے غافل نہیں ہیں۔

جہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ ہم اس سوال کے بارہ میں مسلمانوں کے فوائد کی حفاظت سے غافل نہیں ہیں۔ وہاں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ "زمیندار" جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت میں اور آپ کی شان کے اظہار میں ہم سے تعاون پسند نہیں کیا۔ اور جو کبھی بھی گالیاں دینے اور جھوٹے اعتراض ہماری طرف منسوب کرنے سے باز نہیں رہا۔ اور "مسلم اوٹ لک" جس نے زوردار الفاظ میں لکھا کہ پہلے ہم اس کے سامنے اپنے عقائد کا معاملہ صاف کریں۔ پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار میں جو جلسے ہوئے تھے ان کی رپورٹیں شائع کرنے کے لئے تیار ہوگا۔ اور جب ہم نے اس کی خود تراشیدہ حجی کو تسلیم نہ کیا۔ تو اس نے اپنے کالم ان جلسوں کی رپورٹوں کے لئے بند کر دئے۔ اُن کو کہاں سے حق حاصل ہو گیا۔ کہ وُہ ہم سے کسی تعاون کی امید رکھیں۔ ہم مسلمانوں کے حقوق کی جس طرح مناسب سمجھیں گے حفاظت کرینگے۔ اور انشاء اللہ کسی کی مخالفت کے خیال سے اس میں کوتاہی نہیں کرینگے۔ اور نہ یہ دیکھینگے۔ کہ ایک مفید تحریک کرنیوالا ہمارا دشمن ہے۔ بلکہ اگر کوئی مفید تحریک ہوگی۔ تو خواہ وُہ "زمیندار" ہی کی طرف سے کیوں نہ ہو جس نے ہماری مخالفت کا ٹھیکہ لیا ہؤا ہے۔ تب بھی ہم اسکی تائید سے اور پُر زور تائید سے انشاء اللہ دریغ نہیں کرینگے۔ اور اس بات سے نہیں شرمائینگے۔ کہ اس تحریک کا سہرہ زمیندار کے سر بندھتا ہے۔ ہاں ہم لوگوں کا یہ رویہ نہیں۔ کہ جوش میں بہہ جائیں۔ اور تہذیب اور شائستگی کے اصول کو بھی چھوڑ دیں۔ ہم اپنے مقررہ اصولوں کے ماتحت کام کرینگے۔ اور انشاء اللہ ملامت کرنیوالوں کی ملامت کے خوف کے بغیر کرینگے +

لنڈن میں ۱۸ جون کو جلسے

مندرجہ ذیل تار مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ ایم اے امام مسجد لنڈن کی طرف سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۱۸۔ جون کو موصول ہؤا تھا۔ مگر دفتر ڈاک کی غلطی سے ہمارے پاس آج پہونچا ہے۔ ہم اس غیر معمولی تاخیر کے لئے احباب سے معذرت چاہتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

تار حسب ذیل ہے:۔

لنڈن ۱۸۔ جون۔ کل سیرت نبوی پر کامیاب لیکچر ہوئے۔ مجمع بہت زیادہ تھا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم۔ اے نے مسجد میں اور برادر عزیز الدین صاحب نے ہائیڈ پارک اور ریجنٹس پارک میں دلچسپ تقریریں کیں + عبدالرحیم۔ درد

اخبار احمدیہ

آریہ سماج دینانگر کا مباحثہ سے فرار

سیکرٹری آریہ سماج دینانگر نے اپنے سالانہ جلسہ کے اشتہار میں جماعت احمدیہ کو بھی مباحثہ کے لئے چیلنج دیا تھا۔ جس کو فوراً منظور کرتے ہوئے ہم نے انہیں لکھا۔ کہ اپنا نمائندہ بغرض تصفیہ شرائط بھیج دیں۔ ورنہ آپ کا فرار سمجھا جائیگا۔ اُن کا خط آگیا ہے۔ کہ ہم اپنا نمائندہ نہ بھیجیں گے۔ لہذا ہم اس تحریر کے ذریعہ سے اعلان کرتے ہیں۔ کہ آریہ سماج دینانگر مباحثہ سے فرار کر رہی ہے۔ (فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ضرورت

ہمکو ایک کلرک کی ضرورت ہے جسکو خزانہ میں کام کرنا ہوگا۔ حساب و کتاب کے کام سے خوب واقف ہونا چاہئے ۴۰ روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگی۔ جو احمدی دوست اس اسامی کے خواہشمند ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں یکم اگست ۲۸ء تک میرے پاس بھیجدیں۔ درخواست کنندہ کو چاہیئے۔ کہ نقول سندات کے ساتھ اپنی جائداد کی بھی تفصیل درج کریں اسکے علاوہ مقامی سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق بھی ارسال کیجائے۔ کہ سائل احمدی مبایع ہے۔ اور قابل اعتماد ہے (ذوالفقار علیخان ناظر اعلےٰ)

درخواست دُعا

(۱) میرا چھوٹا بچہ عزیز حفیظ الدین عرصہ تین ماہ سے سخت بیمار ہے۔ علاج معالجہ برابر ہو رہا ہے۔ مگر تا حال کوئی افاقہ کی صورت نظر نہیں آئی۔ احباب خصوصاً وہ احباب جنکو میرے ساتھ کچھ نہ کچھ ذاتی تعلق اور ہمدردی ہے صحت کاملہ کیلئے مسلسل دعائیں کریں (خاکسار فخر الدین۔ ملتانی)

(۲) میرے بڑے بھائی ملک نصر اللہ خان قریباً عرصہ ایک سال سے افریقہ بغرض ملازمت گئے ہوئے ہیں۔ لیکن تا حال ان کو کوئی مستقل ملازمت نہیں ملی۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انکے لئے...

...وہاں بہتر اسباب مہیا کرے۔ خاکسار ملک عبداللہ خان قادیان (۳) ۲۸ء سے میرا کیس برائے ترقی افسران بالا کو پُر زور سفارش ہو کر جا چکا ہے۔ جس سے مجھے قریباً ۵۰ روپیہ ماہوار ترقی مل جائیگی۔ احباب میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ غلام محمد اختر پشاور صدر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

نمبر ۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء | جلد ۱۶

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

هُوَ النَّاصِرُ — خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

"پیغام صلح" کا پیغام جنگ[1]

(حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قلم سے)

برادران! آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ میں نے ہمیشہ آپس کے جھگڑوں کو ناپسند کیا ہے۔ اور اُن کے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے۔ لیکن باوجود اس کے غیر مبایعین کے متعرف گروہ کی طرف سے چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور گندے اور غیر شریفانہ پیرایہ میں یہ لوگ مجھ پر اور جماعت احمدیہ پر اعتراض کرتے رہتے ہیں گویا کہ اُن کے سینے ایک ذخیرہ ہیں حاسدانہ خیالات کا۔ اور ایک سمندر ہیں غضب و غصہ کے احساسات کا۔

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۱۹۲۶ء میں جب میں ڈلہوزی آیا۔ تو بعض دوستوں نے تحریک کی۔ کہ ان جھگڑوں کو بند کرنا چاہیئے۔ اس پر میں نے ان سے کہا۔ کہ ہم تو ہمیشہ مدافعانہ لکھتے ہیں۔ اور وہ بھی بہت کم۔ لیکن ابتداء تو دوسرے فریق ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ پس اس کا فیصلہ کر لیا جائے۔ کہ زیادتی کس کی ہے۔ مگر ان لوگوں نے کہا۔ کہ پچھلے جھگڑے کو جانے دیا جائے۔ اور اس شرط پر صلح کر لیجئے کہ آئندہ ایک دوسرے کے خلاف کچھ نہ لکھا جائیگا۔ میں نے اس امر کو منظور کر لیا۔ اور آپس میں ایک تحریر لکھی گئی۔ جو الفضل اور پیغام صلح دونوں میں شائع کر دی گئی۔ اس تحریر کی اشاعت کے بعد خلاف معاہدہ پیغام صلح میں جماعت کے خلاف عموماً اور میری ذات کے خلاف خصوصاً مضامین شائع ہوتے رہے۔ حالانکہ اس معاہدہ سے بالخصوص ذاتی جھگڑوں کو روکنا مدنظر تھا۔ میں برابر اس وعدہ خلافی کو دیکھ کر خاموش رہا۔ حتےٰ کہ جب بات انتہا کو پہونچ گئی۔ تو میں نے حسب احکام قرآن اور دستور زمانہ کے اس امر کا اعلان کر دیا۔ کہ چونکہ دوسرے فریق نے معاہدہ فسخ کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا اثر ہم پر بھی کوئی نہیں ہوگا۔ جس طرح کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں صلح حدیبیہ کے معاہدہ کے توڑنے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لئے برارت حاصل کر لی تھی۔ اور مکہ پر حملہ کر دیا تھا۔ اس اعلان پر بھی جیسا کہ ان لوگوں کی عادت ہے۔ انہوں نے شور مچایا۔ کہ گویا میں نے معاہدہ توڑا ہے۔ حالانکہ یہ اس معاہدہ کو توڑتے چلے آرہے تھے۔ اور بیسیوں دفعہ توڑ چکے تھے جس کے ثبوت میں عنقریب انشاء اللہ ایک خلاصہ ان مضامین کا شائع کیا جائیگا۔ جو دو سال کے عرصہ میں پیغام صلح اور الفضل میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے۔ کہ کس نے معاہدہ کو توڑا ہے۔ اور کس نے اس کا پاس کیا ہے۔ اور کس نے ظلم سے کام لیا ہے۔ اور کون مظلوم ہے ❊

بہرحال جو کچھ بھی ہوا۔ وہ معاہدہ منسوخ ہوا۔ اور ان لوگوں نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ پچھلے دو سال میں جو کچھ گالیاں یہ لوگ دیتے رہے تھے۔ وہ درحقیقت ان کے معیار اخلاق کے لحاظ سے ایک نہایت ہی شریفانہ فعل تھا۔ اور درحقیقت ان کے بغض کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں شکر گذار ہونا چاہیے تھا۔ کہ انہوں نے اپنے نفوس پر جبر کر کے صرف اس قدر پر کفایت کی۔ جو ان کے اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ بدزبانی اور سخت کلامی کا ایک ایسا باب کھول دیا ہے کہ اسے دیکھکر حیرت ہوتی ہے۔ کہ انسان غصہ میں کس قدر گر جاتا ہے اور اخلاق حسنہ سے کس قدر دور جا پڑتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس حالت بغض سے ہمیں بچائے۔ اور ایسے کینہ سے ہمیں اپنی پناہ میں رکھے

نہایت ہی حیرت کا مقام ہے۔ کہ باوجود اس قدر تعدی اور متواتر ظلم کے اور حملہ کی ابتداء کر کے "پیغام صلح" کے ۲۸۔ محرم کے پرچہ میں لکھا ہے۔ "اس لئے پھر دشنام دہی کا دروازہ کھول دیا ہے"

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جوابی مضامین کے سوا اور وہ بھی چند ایک سے زیادہ نہیں۔ ہمارے اخبارات نے ان لوگوں کے متعلق کچھ لکھا ہی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں ان کے اخبارات میں کالم کے کالم ہمارے خلاف سیاہ کئے جاتے ہیں۔ اور گالیوں کی ایسی بوچھاڑ ہوتی ہے۔ کہ الامان۔ اور میں یقیناً سمجھتا ہوں۔ کہ اگر دوسرے فرقوں بلکہ غیر مذاہب کے غیر جانبدار لوگوں سے بھی پوچھا جائے گا۔ تو وہ بلا تردد گواہی دینگے۔ کہ پیغام صلح جو کچھ ہمارے خلاف لکھتا ہے۔ اور جس طرز سے لکھتا ہے۔ اس سے بیسواں حصہ بھی ہم نہیں لکھتے۔ اور ان کی عامیانہ طرز کے مقابلہ میں نہایت متانت سے لکھتے ہیں خصوصاً میری تحریرات اور مولوی محمد علی صاحب کی تحریرات کا مقابلہ کیا جائے تو ہر ایک شخص کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ میں نے اپنے دامن کو بدکلامی کے داغ سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ہمیشہ پاک رکھا ہے ❊

میری تحریرات بھی اور مولوی صاحب کی تحریرات بھی دنیا کے سامنے موجود ہیں۔ الفضل اور پیغام صلح کے پڑھنے والے یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ پچھلے دنوں میں میں نے مولوی صاحب کے متعلق کیا لکھا یا کہا ہے اور انہوں نے کیا لکھا اور کہا ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ ہر فرقہ اور ہر مذہب کے شریف لوگ جو ہمارے لٹریچر کو اخباری یا علمی ضرورتوں کی وجہ سے پڑھتے ہیں۔ اس امر پر گواہی دیں گے۔ کہ بلا وجہ اور متواتر مجھ پر ظلم کیا گیا ہے۔ میرے خلاف اتہامات لگائے گئے ہیں۔ اور مجھ پر حملے کئے گئے ہیں۔ آج میری زندگی میں شاید معاصرت کی وجہ سے لوگ اس فرق کو اس قدر محسوس نہ کر سکیں۔ اور شاید گواہی دینا غیر ضروری سمجھیں۔ یا اس کے بیان کرنے سے ہچکچائیں۔ لیکن دنیا کا کوئی شخص بھی خالد اور ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں۔ نہ معلوم چند دن کو نہ معلوم چند ماہ کو

[1] حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس مضمون کا ایک ایک لفظ نہایت دردناک ہے۔ اور ایک فقرہ تو ایسا ہے۔ جو مخلصین کو بیتاب کر دیگا۔ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو نہایت الحاح اور فروتنی کے ساتھ خدائے قادر و توانا کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ حضور کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور دنیا میں حق و صداقت کی اشاعت کے لئے تادیر سلامت رکھے۔ دشمنوں نے اپنا سب سے بڑا مقصد حضور کا دل دکھانا اور رنج پہونچانا قرار دے لیا ہے۔ اور وہ اس کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز طریق اختیار کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہمیں ان فرائض کی انجام دہی کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔ جو حضور کے لئے راحت جان اور رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اور جن کی طرف حضور نے اس مضمون میں ارشاد فرمایا ہے ❊ (ایڈیٹر)

نہ معلوم چند سال کو جب میں اس دنیا سے رخصت ہو جاؤنگا۔ جب لوگ میرے کاموں کی نسبت ٹھنڈے دل سے غور کر سکیں گے۔ جب سخت دل سے سخت دل انسان بھی جو اپنے دل میں شرافت کی گرمی محسوس کرتا ہوگا۔ ماضی پر نگاہ ڈالیگا۔ جب وہ زندگی کی ناپائیداری کو دیکھیگا۔ اور اس کا دل ایک نیک اور پاک افسردگی کی کیفیت سے لبریز ہو جائیگا۔ اس وقت وہ یقیناً محسوس کریگا کہ مجھ پر ظلم پر ظلم کیا گیا۔ اور میں نے صبر سے کام لیا۔ حملہ پر حملہ کیا گیا لیکن میں نے شرافت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ اور اگر اپنی زندگی میں مجھے اس شہادت کے سننے کا موقعہ میسر نہ آیا۔ تو میرے مرنے کے بعد بھی یہ گواہی میرے لئے کم لذیذ نہ ہوگی۔ یہ بہترین بدلہ ہوگا جو آنے والا زمانہ اور جو آنے والی نسلیں میری طرف سے ان لوگوں کو دینگی۔ اور ایک قابل قدر انعام ہوگا۔ جو اس صورت میں مجھے ملیگا پس میں بجائے اس کے کہ ان لوگوں کے حملہ کا جواب سختی سے دوں بجائے اس کے کہ گالی کے بدلہ میں گالی دوں۔ تمام ان شریف الطبع لوگوں کی شرافت اور انسانیت سے اپیل کرتا ہوں۔ جو اس جنگ سے آگاہ ہیں۔ کہ وہ اس اختلاف کے گواہ رہیں۔ وہ اس فرق کو مدنظر رکھیں۔ اور اگر سب دنیا بھی میری دشمن ہو جائے۔ تو بھی ان لوگوں کی نیک ظنی جو خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ لیکن ایک غیر متعصب دل ان کے سینہ میں ہو۔ ان بہترین انعاموں میں ہوگا جن کی کوئی شخص امید کر سکتا ہے +

پیغام صلح کی اس سخت کلامی کے خلاف اپنے رویہ کا ذکر کر کے میں اس چیلنج کا ذکر کرتا ہوں۔ جو اس نے اپنے تازہ پرچہ میں دیا ہے۔ اس چیلنج کے الفاظ یہ ہیں:۔

"ان کا اختیار ہے۔ کہ وہ جو چاہیں۔ کریں صلح کریں یا جنگ کریں۔ ہم دونوں حالتوں میں ان کے عقائد کے خلاف جو اسلام میں خطرناک تفرقہ پیدا کرنے والے ہیں۔ ہر حال میں جنگ کریں گے" (صفحہ ۵ - کالم ۲ - نمبر ۴۶)

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ تحریر فرمایا تھا کہ پیغام صلح نہیں۔ وہ پیغام جنگ ہے۔ اور آج کھلے لفظوں میں پیغام صلح نے بھی پیغام جنگ دیا ہے۔ اور صرف اس بات سے چڑ کر کہ کیوں ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے لئے اور آپ کے خلاف گالیوں کا سدباب کرنے کے لئے ہندوستان اور ہندوستان سے باہر ایک ہی دن سینکڑوں جلسوں کا انعقاد کیا ہے۔ میں اس جرم کا مجرم بے شک ہوں۔ اور اس جرم کے بدلہ میں ہر ایک سزا خوشی سے برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں اور چونکہ اس اعلان جنگ کا موجب ہمارے عقائد نہیں۔ کیونکہ ان ہی عقائد کے معتقد خود مولوی محمد علی صاحب بھی رہتے ہیں۔ اور سب فرقہ ہائے اسلام ان کے معتقد ہیں بلکہ ہماری خدمات اسلام ہی اس لئے میں اس چیلنج کو خوشی سے منظور کرتا ہوں۔ اور اپنی جماعت کے لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ماحول پر اس اعلان جنگ کو لکھیں۔ پیغام ہم سے آخری دم تک جنگ کرنے کا اعلان کرتا ہے۔ اب ان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اس جنگ کی دفاع کے لئے تیار ہو جائیں۔ ہر ایک جو سچے دل سے بیعت میں شامل ہوا ہے۔ اب اس کا فرض ہونا چاہئے۔ کہ ان لوگوں کے اس اعلان جنگ کو قبول کرے۔ اور ایک سچے مسلمان کی طرح جو بزدل نہیں ہوتا۔ بلکہ بہادری سے اپنے عقیدہ پر قائم ہوتا ہے اور اپنی ہر ایک چیز کو سچائی کے لئے قربان کرنے کو تیار ہوتا ہے اس امر کے لئے تیار ہو جائے۔ کہ وہ اس جنگ کو جو نفسانیت کی جنگ ہے۔ جو خود غرضی کی جنگ ہے۔ جو بے جا تحقیر اور بے سبب بغض کی جنگ ہے۔ ہر ایک جائز ذریعہ سے جلد سے جلد خاتمہ کرنے کی کوشش کریگا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے۔ یہ لوگ دنیا میں قائم رکھے جائیں گے۔ تاکہ آپ لوگ ہمیشہ ہوشیار رہیں۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے یہ بھی بتایا ہے۔ آپ لوگ اس کے فضل سے ان پر غالب رہیں گے۔ اور وہ ہمیشہ آپ کی مدد کریگا۔ پس خدا تعالیٰ کے لئے نہ کہ اپنے نفسوں کیلئے ان صداقتوں کے پھیلانے کے لئے مستعد ہو جاؤ۔ جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی ہیں۔ اور اس بغض اور کینہ کو انصاف اور عدل کے ساتھ مٹانے کی کوشش کرو جس کی بنیاد ان لوگوں نے رکھی ہے۔ اور اس فتنہ اور لڑائی کا سدباب کرو جس کا دروازہ انہوں نے کھولا ہے۔ اور کوشش کرو۔ کہ مسلمانوں کے اندر اس صحیح اتحاد کی بنیاد پڑ جائے۔ جس کے بغیر آج مسلمانوں کا بچاؤ مشکل ہے۔ اور جسے صرف اپنی ذاتی اغراض کے قیام کے لئے یہ لوگ روکنا چاہتے ہیں۔ اور کوشش کرو۔ کہ ان میں سے انصاف پسند روحیں اپنی غلطی کو محسوس کر کے آپ لوگوں میں آ شامل ہوں۔ تاکہ جس قدر بھی ہو سکے۔ اس اختلاف کی شدت کو کم کیا جا سکے اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ واخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ۲۸/۶/۱۸

زمیندار کی بانگ نے

جماعت احمدیہ کی دن دونی اور رات چوگنی ترقی کو دیکھ کر جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اسے حاصل ہو رہی ہے۔ کئی ایک ازلی بدنصیب بغض و حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ اور حضرت امام جماعت کی مفاد اسلام کی خاطر پیشکردہ تجاویز کو جو مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ اور پھر ان کی شاندار کامیابیوں کو دیکھ کر ان لوگوں کے سینے آتش حسد سے ہمیشہ جلتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں میں اخبار زمیندار بھی نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اس اخبار کو فن بہتان طرازی اور غلط بیانی میں مہارت تامہ حاصل ہے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلعم کی زندگی کے صحیح حالات ناواقف لوگوں تک پہنچا کر ان غلط الزامات کی تردید کیلئے جو معاندین اسلام نے حضورؐ کی ذات قدسی صفات پر لگائے ہیں۔ یہ تحریک فرمائی تھی۔ کہ ۱۷ جون کو تمام ملک میں جلسے کر کے سیرت نبویؐ پر تقریریں کی جائیں۔ اس تحریک کو تمام دردمند مسلمانوں نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور مقررہ تاریخ پر ملک کے طول و عرض میں نہایت شاندار جلسے ہوئے۔ اور کوئی شخص یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ کسی جگہ بھی احمدیوں نے ان جلسوں سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں سے چندہ کی اپیل کی ہو۔ حالانکہ اس پر وہ قریباً پندرہ ہزار روپیہ خرچ کر چکے تھے۔ مگر اس اخبار کی دیانت و شرافت ملاحظہ ہو کہ کمال ڈھٹائی سے یہی رٹ لگائے جاتا ہے۔ کہ یہ تحریک "مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے کی گئی تھی" (زمیندار ۱۲ - جولائی ۱۹۲۸ء)

اور سنئے۔ لکھتا ہے۔ "اب انہیں (احمدیوں کو) یقین ہو گیا ہے کہ جو روپیہ وہ دیتے ہیں۔ اس کا کثیر حصہ خلیفہ صاحب کی عشرت پرستی پر خرچ ہوتا ہے۔ تو انہوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا۔ اور اب یہ حالت ہے کہ جو لوگ پہلے سینکڑوں روپے اپنی رضا و رغبت سے بھیجتے اور اسے ثواب عظیم سمجھتے تھے۔ وہ اب خلیفہ صاحب کو ایک پیسہ دینا گناہ سمجھتے ہیں" (۱۲ جولائی) اپنی اس بیہودہ گوئی کے ثبوت میں اس نے اس جلسہ کی (جو قادیان میں ۲۹ - جون بعد نماز جمعہ حضرت اقدس کی تحریک چندہ خاص کے سلسلہ میں ہوا) ایک فرضی اور من گھڑت رپورٹ پیش کی ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ لوگوں نے جب سنا۔ کہ نماز کے بعد چندہ کے لئے جلسہ ہونیوالا ہے۔ تو "بعض نے یہ حکم سنتے ہی اور بعض نے نماز سے فراغت پا کر بھاگنا شروع کیا .... مجبوراً مسجد کے تمام دروازوں کو تالے لگا دئے گئے .... تو لوگوں نے دیواریں پھاند پھاند کر بھاگنا شروع کیا"۔

عجیب بات ہے۔ کہ قادیان میں جس شخص کو زمیندار کی نامہ نگاری کی خدمات تفویض ہوئی ہیں وہ بہتان طرازی اور دروغگوئی میں اس کا بھی استاد معلوم ہوتا ہے۔ سچ ہے۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ ہم اس نامہ نگار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ مرد میدان بنے۔ اور ثابت کرے۔ کہ کسی ذمہ دار کارکن کی طرف سے مسجد کے دروازوں پر تالے لگائے گئے اور کوئی ایک شخص بھی پیش کرے۔ جو دیوار پھاند کر بھاگا ہو۔ (اس محروم البصر کو اتنا بھی معلوم نہیں۔ کہ مسجد کی دیواریں قریباً بارہ فٹ بلند ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ اتنی بلندی سے کودنا خطرہ سے خالی نہیں) ورنہ ہمارے ساتھ ملکر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہے۔ اور اپنی روحانی پستی اور اخلاقی گراوٹ پر ماتم کرے۔

باقی رہا۔ زمیندار کا یہ کہنا۔ کہ لوگ اب "خلیفہ صاحب کو ایک پیسہ دینا بھی گناہ سمجھتے ہیں"۔ اس کا جواب تو انشاء اللہ العزیز مخلصین جماعت کی طرف سے چند یوم میں ہی عملی طور پر دیدیا جائیگا۔ اور اس تحریک کی کامیابی اس کیلئے یقیناً روسیاہی کا موجب ہوگی۔ اب بھی الفضل میں شائع شدہ رپورٹیں اگر وہ دیکھے۔ تو اسے رفتار چندہ سے اپنی نامرادی کا پورا احساس ہو جائیگا۔ اور یہی مدتوں اسکو آتش حسد میں جلانے کے لئے کافی ہونگی .... جماعت احمدیہ کے واجب الاطاعت اور مقدس امام پر چندہ کے کثیر حصہ سے عشرت پرستی کا الزام مدیر زمیندار کی شرافت نسبی اور اخلاقی حالت کا اندازہ کرنے کیلئے کافی ہے۔ اور جائے غور ہے۔ کہ یہ الفاظ ایک ایسے شخص کے قلم سے نکل رہے ہیں جس کے آقایان ولی نعمت آج تک ان الزامات سے اپنے دامن کو پاک ثابت نہیں کر سکے۔ لیکن جن لوگوں کی پرورش ہی ایسی مکدر فضا اور تاریک ماحول میں ہوئی ہو ان سے شرافت و دیانت کی توقع ہی فضول ہے +

۱۷ جون کے جلسوں کی کامیابی

نے غیر مبایعین کے سینوں میں ناسور ڈالدئے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ایک حال ہی کے مضمون میں جب یہ لکھا۔ کہ "لاہوریوں کی نرمی اور بے ہودہ کلامی سے اجتناب رکھنے ہی نے الفضل کو اتنا دلیر کر دیا ہے" تو ہم نے اسی وقت سمجھ لیا تھا۔ کہ ہمارے متعلق پہلے سے بھی زیادہ سختی اور بے ہودہ کلامی کرنے کے لئے یہ تمہید باندھی گئی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے اس قدر بے ہودہ گوئی سے کام لیا۔ کہ خدا تعالےٰ کی ذات بھی ان کے تمسخر اور استہزا سے نہ بچ سکی۔ اور اس قدر غیر مہذب الفاظ استعمال کئے۔ کہ شرم و حیا سر پیٹ کر رہ گئی۔ "پیغام صلح" جو پہلے ہی اس فن میں طاق تھا۔ اب ڈاکٹر صاحب کی تقلید میں اور زیادہ کھل کھیلا ہے۔ جس کے ثبوت میں ہم اس کا ایک تازہ مضمون ذیل میں پیش کرتے ہیں۔ پیغام صلح اپنے ۱۲ر جولائی کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"۱۷ر جون کے جلسوں سے "مقدسین قادیان" کی بہت سی سنہری روپہلی امیدیں وابستہ ہیں۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ پوری ہوں گی یا نہیں۔ مگر ان کا ایک فائدہ یہ ضرور ہوا کہ ہمارے قادیانی معاصر "الفضل" کو اپنے کالم سیاہ کرنے کے لئے کافی مواد فراہم ہو گیا ہے۔ کئی ہفتے سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ اس میں "شاندار" "نہایت شاندار" جلسوں کی مبالغہ آمیز رپورٹوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ قادیانی حضرات کی چیخ پکار اور دوڑ دھوپ کا فائدہ میاں غلام نبی صاحب نے خوب اٹھایا۔ اب کم از کم ایک سال تک انہیں کچھ لکھنے کی مطلق ضرورت نہیں۔ اس لئے ہم بھی انہیں معاصرانہ تعلقات کی بنا پر مبارکباد دیتے ہیں :

ہمارے جدت طراز معاصر نے دنیا کو دھوکے دینے یا لوگوں پر اپنی جماعت کا رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈھنگ نکالا ہے۔ کہ ایک ایک جلسہ کا ذکر کئی کئی بار کیا ہے۔ دہلی کے جلسوں کی رپورٹ تین بار۔ امرتسر۔ لاہور۔ ہوشیارپور۔ لکھنؤ اور دیگر کئی مقامات کے جلسوں کی دو دو بار شائع ہو چکی ہے۔ ابھی خدا جانے کتنی بار ہو گی۔ کیا ہم معاصر موصوف سے پوچھ سکتے ہیں۔ کہ اس "حکمت عملی" کا مقصد کیا ہے؟ اور اس قسم کی چالیں ایک مذہبی جماعت کے آرگن کے لئے زیبا ہیں؟ ہاں آپ بھی سچے ہیں؟ اس قسم کی چالیں نہ چلیں تو کام کیسے چلے۔ یہ ہیں وہ لوگ جو باوجود مسلمانوں کو کافر کہنے کے ان کی رہنمائی کے دعویدار ہیں۔ انا للہ!

معلوم ہوتا ہے کہ ان رپورٹوں میں "الفضل" یا اس کے نامہ نگاروں نے شاعرانہ مبالغہ سے کام لیا ہے۔ لاہور کا جلسہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اور اس میں اول سے آخر تک موجود رہے ہیں۔ حاضرین کی تعداد زیادہ سے زیادہ چار پانچ ہزار کے درمیان تھی۔ اور ان میں سے کثیر تعداد ان لوگوں کی تھی جو ابو الاثر حفیظ جالندھری کی نظم سننے کی غرض سے آئے تھے۔ نظم کے بعد جونہی حافظ روشن علی صاحب کھڑے ہوئے یہ سب لوگ ایک ایک کر کے چلتے بنے۔ مگر "الفضل" نے حاضرین کی تعداد دس ہزار بتائی ہے۔ اگر ایک صدر مقام کے جلسے کی نسبت "الفضل" اس قسم کی غلط بیانی کر سکتا ہے۔ تو آپ خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ دور دراز اور الگ تھلگ مقامات کے متعلق جو لکھا گیا ہے۔ اس میں کہاں تک صداقت ہو گی۔ ممکن ہے کہ بعض فرضی رپورٹیں بھی شائع کر دی گئی ہوں خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں ایک ایسی جماعت کے آرگن کے لئے جس کے قیام و بقا کا دارومدار ہی گمراہ کن اور فریب دہ پروپیگنڈا کی ریتلی بنیادوں پر ہو سب کچھ جائز ہے :

"الفضل" نے اپنی سرشت سے مجبور ہو کر ایک گذشتہ اشاعت میں یہ بہتان طرازی بھی کی تھی۔ لاہوری جماعت نے ۱۷ر جون کے جلسوں کو ناکام رکھنے کی انتہائی کوشش کی۔ یہ محض جھوٹ اور سراسر کذب ہے۔ اگر "مقدسین قادیان" یا "الفضل" کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت ہے۔ تو وہ پیش کرے۔ ورنہ دنیا یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گی۔ کہ "الفضل" نے اپنے خبث باطن سے مجبور ہو کر یہ بہتان طرازی کی ہے قادیانی جماعت کے ڈھول کا پول خود بخود کھل رہا ہے۔ غیب سے اس کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس کی چالوں کا علم ہو رہا ہے۔ نفرت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ تو ہمیں کیا ضرورت پڑی تھی۔ کہ ہم اس کی مخالفت کر کے "مرے کو مارے شاہ مدار" کے مصداق بنتے۔ مقدسین قادیان کو واضح رہے۔ ان کو جس بات کا ہماری طرف سے خطرہ ہے۔ اس کو قدرت انجام دے رہی ہے۔ اب زیادہ دن تک پیر پرستی کی یہ گدی قائم نہیں رہ سکتی"۔

جن الفاظ کو جلی کر دیا گیا ہے۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ پیغام صلح اور اس کے حامی کس شرافت کے مالک ہیں۔ "پیغام" نے لکھا ہے۔ کہ ہم نے جو یہ لکھا کہ ۱۷ر جون کے جلسوں کو ناکام بنانے کی غیر مبایعین نے انتہائی کوشش کی" یہ محض جھوٹ اور سراسر کذب ہے"۔ لیکن کیا پیغام کے اسی مضمون کا ایک ایک لفظ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ ان جلسوں کے متعلق ان کی کیا روش ہے۔ معلوم یہ ہوتا ہے کہ ۱۷ر جون کے جلسوں نے غیر مبایعین کے سینوں میں ناسور ڈال دئے ہیں۔ اور وہ یہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان جلسوں کی بے نظیر اور بے مثال کامیابی کو مشتبہ بنا دیں۔ ورنہ اس مضمون کے شائع کرنے اور اس میں اس قدر درشت کلامی اور الزام تراشی سے کام لینے کا اور مطلب ہی کیا ہو سکتا ہے۔ "الفضل" کئی ہفتے چھوڑ کئی مہینے ان مبارک جلسوں کا ذکر اپنے صفحات میں کرتا رہے۔ جن میں سرور دو عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقدس حالات بیان ہوئے۔ اور اس طرح دنیا پر رحمتہ للعالمین کی رحمت اور برکت کا اظہار کرنا اپنے لئے دین و دنیا کی سعادت سمجھے۔ تو اس میں "پیغام" کا کیا نقصان ہے۔ لیکن برا ہو عداوت اور دشمنی کا "پیغام" کو اس لئے رنج پہونچ رہا ہے۔ کہ "الفضل" میں ان رپورٹوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا"۔ اس رنج کا کسی غیر مسلم اخبار تک سے ظاہر نہ ہونا اور کسی کا ان رپورٹوں کی اشاعت پر برا نہ منانا اور صرف پیغام صلح کے سینہ پر ان کا سانپ بن کر لوٹنا بجائے خود اس بات کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جلسے کرنے کی تحریک کے سب سے بڑے مخالف یہی لوگ تھے۔ اور مخالفت کی لعنت سے سب سے زیادہ حصہ انہیں حاصل ہوا۔ علاوہ ازیں "الفضل" کے پاس "کوئی ثبوت" چھوڑ بہت سے ثبوت ہیں۔ "پیغام صلح" کا عمل اگر الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے پر ہی رہا۔ تو وہ بھی پیش کر دئے جائیں گے :

"پیغام صلح" نے اس مضمون میں اپنی بے ہودہ سرائی کی بنیاد اس بات پر رکھی ہے۔ کہ "الفضل" نے "ایک ایک جلسہ کا ذکر بھی کئی بار کیا ہے" اور اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دنیا کو دھوکے دینے یا لوگوں پر اپنی جماعت کا رعب ڈالنے کے لئے یہ ڈھب نکالا ہے"۔ لیکن جب خدا تعالےٰ نے پیغامیوں کی طرح ہی سب کو آنکھیں عطا کی ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھ کر بصارت کے ساتھ بصیرت بھی بخشی ہے۔ تو انہیں دھوکہ کیونکر لگ سکتا ہے۔ وہ بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کہ کسی جلسہ کا ذکر دوسری بار کیا گیا ہے۔ اور کیوں کیا گیا ہے۔ بات

صورت یہ ہے۔ کہ جس جلسہ کی پہلے مختصر اطلاع بذریعہ تار بھیجی۔ اور شائع کی گئی۔ اس کی تفصیل دوسری دفعہ شائع کی گئی یا کوئی اور قابل ذکر بات جس کا ذکر تار میں نہ کیا جا سکا تھا۔ درج کی گئی۔ اسے دھوکہ دینے یا لوگوں پر رعب جمانے کا ڈھب قرار دینا انہی لوگوں کا کام سکتا ہے۔ جن کی آنکھوں پر عداوت اور دشمنی کی چربی چھا گئی ہو۔ ورنہ اخباروں میں ہمیشہ پہلے ایک واقعہ کی مختصر خبر شائع ہوئی ہے پھر مفصل اور بعض اوقات کئی دنوں تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ مگر کوئی سمجھدار انسان نہیں کہتا۔ یہ دھوکہ دینے اور رعب جمانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

"پیغام صلح" نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے انتہائی بغض و عداوت کا ثبوت یہ کہکر بھی دیا ہے۔ کہ "غیب سے اس کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ لوگوں کو اس کی چالوں کا علم ہو رہا ہے۔ نفرت روز بروز بڑھ رہی ہے"

اس تازہ نشان کے ہوتے ہوئے جو ۷ ارجون کو حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالےٰ کی مقبولیت کا تمام ہندوستان میں ظاہر ہوا۔ یہ کہنا کہ جماعت احمدیہ کی تباہی کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ بہت بڑی ڈھٹائی ہے۔ مگر اس بات کا پتہ لگانے کے لئے کہ کس کی تباہی کے سامان ہو رہے ہیں۔ اور کسے خدا تعالےٰ روز بروز ترقی دے رہا ہے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ "پیغام صلح" ان لوگوں کے نام شائع کر دے جنہوں نے جنوری ۱۹۲۸ء سے لے کر اس وقت تک مولوی محمد علی صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی ہو۔ اور الفضل میں تو وہ نام شائع ہو ہی رہے ہیں۔ جو حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اس طرح باآسانی معلوم ہو سکے گا۔ کہ کون ترقی کر رہا ہے۔ اور کون تنزل کے گڑھے میں گر رہا ہے۔ کیا پیغام صلح اس طریق سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہوگا:۔

ضروری تصحیح

۱۔ الفضل ۶ رجولائی کے پرچہ میں "اسلامی پردہ کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ کی تشریحات" کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں رپورٹر کی غلطی سے ایک غلط فقرہ شائع ہو گیا ہے۔ جو دراصل اس طرح ہونا چاہیئے:۔
"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھتیجے یعنی حضرت جعفرؓ کے بیٹے نے اپنی شادی کی تجویز کی تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھ آئے۔ لڑکی کا رنگ کیسا ہے"
یہ صحیح نہیں۔ کہ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نواسہ کیلئے شادی کی تجویز کی تو ایک عورت کو بھیجا۔ کہ وہ جا کر دیکھ آئے لڑکی کا رنگ کیسا ہے"
۲۔ الفضل مجریہ ۲۶ رجون صفحہ ۹ پر نواب صدر یار جنگ بہادر کو ناظم امور مذہبی لکھا گیا ہے یہ غلط ہے۔ آپ امور مذہبی کے صدر الصدور ہیں:۔ احباب درست کر لیں

ڈائری حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

ڈلہوزی ۱۸ رجولائی ۱۹۲۸ء

ایک کشمیری پیر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ جو پہاڑی ریاستوں میں مسلمانوں کی افسوسناک حالت اور اس پر ریاستوں کے مظالم کا ذکر کرتے رہے۔ انہوں نے بتایا۔ ہندو مسلمانوں کی لڑکیاں مرتد کر کے اپنے قبضہ میں کر رہے ہیں۔ لیکن کسی ہندو عورت کو اجازت نہیں ہے۔ کہ مسلمان ہو سکے۔ اور اگر کوئی برضا و رغبت مسلمان ہو تو مسلمان کرنے والوں پر مقدمے چلائے جاتے۔ اور سزائیں دی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ یہ مصیبت مسلمانوں کی اپنی پیدا کردہ ہے۔ ہندو کہتے ہیں۔ ایک دفعہ جس کی شادی ہو جائے۔ پھر وہ موت تک علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے اگر کوئی ہندو عورت مسلمان ہوتی ہے۔ تو ہندو اس پر اپنا حق جتاتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کے علماء کا یہ فتویٰ ہے کہ مذہب بدلنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ اس وجہ سے مرتد ہونے والی عورت پر مسلمانوں کا حق تسلیم نہیں کیا جاتا:۔

دراصل جب انسان ایک قدم غلط اٹھاتا ہے۔ تو پھر اسے کئی قدم غلط اٹھانے پڑتے ہیں۔ مرتد عورت کے نکاح کو فسخ قرار دینا بھی ایسا ہی ہے۔ جب علماء کا یہ فتویٰ ہے۔ کہ مرتد قابل قتل ہے۔ تو ان کے نزدیک مرتد ہونے والی عورت کا نکاح کہاں باقی رہا۔ حالانکہ قتل مرتد کی تردید خود قرآن کریم سے ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں حریت ضمیر کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ اور آتا ہے۔ "آمنوا وجہ النہار واکفروا آخرہ" کہ کچھ لوگ صبح کو ایمان لاتے۔ اور پچھلے پہر مرتد ہو جاتے۔ ان کے متعلق یہ کہیں نہیں آتا۔ کہ وہ قتل کئے جاتے۔ اسی طرح قرآن مکہ والوں کو کہتا ہے۔ تم کیوں مسلمانوں کو ستاتے اور تکلیف دیتے ہو۔ اگر مسلمان مرتد ہونے والوں کو قتل کر دیتے تھے۔ تو کیا وہ نہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہم تو اپنے میں سے مرتد ہونے والوں کو تکالیف ہی دیتے ہیں۔ مگر تم تو قتل کر دیتے ہو۔

دراصل اس قسم کی باتیں کمزوری کی علامت ہوتی ہیں۔ جب کسی میں طاقت نہیں رہتی۔ اور وہ تکالیف کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو کہتا ہے دوسروں کو بھی مار دوں اور خود مر جاؤں۔

پیر صاحب نے قتل مرتد کے عقیدہ سے بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اسلام کو اس زمانہ میں سب سے زیادہ نقصان خود علماء پہنچا رہے ہیں۔ آپ ہی کی جماعت ہے۔ جو اس ذلت سے مسلمانوں کو بچا سکتی ہے۔ آپ ضرور ان علاقوں کے مسلمانوں کے لئے بھی کوئی انتظام فرمائیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح۔ ہم مسلمانوں کی ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ ان علاقوں میں اگر کوئی مبلغ بھیجا جائے۔ تو حکام اسے نکال دیتے ہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہم نے اپنا ایک مبلغ ایک علاقہ میں بھیجا۔ اسے ایک بڑے ریاستی افسر نے کہا۔ تم یہاں سے چلے جاؤ۔ مبلغ نے مجھے لکھا۔ کہ کیا کرنا چاہیئے۔ میں نے جواب دیا۔ آپ تحریری حکم مانگیں۔ اور جب تک تحریری طور پر نکلنے کے لئے نہ کہا جائے نہ نکلیں۔ جب یہ بات مبلغ نے اس حاکم سے کہی۔ تو اس نے کہا جس غرض سے تم تحریر مانگتے ہو۔ وہ ہم بھی جانتے ہیں۔ تحریر کوئی نہیں دی جا سکتی۔ اگر تم نہ نکلو گے۔ تو کسی اور الزام میں گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جائے گا۔ ایسی حالت میں اس مبلغ کو واپس آ جانا پڑا:۔

ان علاقوں کے مسلمانوں کی اصلاح کی ایک صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ وہاں کے ہوشیار اور ذہین طلبا کو تعلیم دی جائے۔ اور پھر وہ اپنے علاقہ میں مسلمانوں کی اصلاح کریں۔ وہ چونکہ اسی جگہ کے باشندے ہونگے ان کو حکام نہیں نکال سکیں گے۔ اگر آپ ایسے لڑکے بھجوائیں۔ تو ہم ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کر دیں گے۔

پیر صاحب نے ایسے لڑکے بھیجنے کا وعدہ کیا۔ پیر صاحب کے دل میں مسلمانوں کی اصلاح اور اسلام کی ترقی کے لئے جوش پایا جاتا تھا:۔

ڈلہوزی ۱۹ رجولائی ۱۹۲۸ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے میاں فیملی باغبانپورہ کے ان اصحاب کو جو ڈلہوزی میں ہیں۔ دعوت چاء دی۔ جس میں میاں شاہنواز صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر اسمبلی۔ میاں بشیر احمد صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء۔ میاں رفیع احمد صاحب خلف سر میاں محمد شفیع صاحب اور میاں افتخار احمد صاحب شریک ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں ہندوستان میں ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں سب اصحاب نے بہت دلچسپی لی۔

ڈلہوزی ۲۰ رجولائی ۱۹۲۸ء

نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے کوٹھی میں پڑھائی۔ تیس کے قریب اصحاب شریک ہوئے جن میں چند ایک ڈلہوزی میں مستقل رہائش رکھنے والے بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں دینی اور دنیوی ترقی کا ایک گر بتایا۔ جو بدظنی سے بچنا ہے۔ مفصل خطبہ آئندہ شائع کیا جائیگا۔

عصر کی نماز کے بعد چند ایک تعلیم یافتہ نوجوانوں اور بعض دوسرے معززین کو دعوت چاء دی گئی:۔

منکرین خلافت کے خلافت پر اعتراض

منکرین خلافت جو خلیفہ پر اعتراض کریں۔ ان کی غرض یہ نہیں ہوتی۔ کہ وُہ خلیفہ نہ رہے۔ بلکہ یہ ہوتی ہے۔ کہ خلافت ہی نہ رہے۔ اس لئے اگر وُہ کسی ایسے فعل پر بھی اعتراض کریں۔ جس میں بہ تقاضائے بشریت خلیفہ کی طرف سے کوئی کمی رہ گئی ہو۔ تو قابلِ گرفت ہونگے۔ کیونکہ وہ ایک انسان کی بشری فروگذاشت کو اور اس انسان کی بشری فروگذاشت کو بہانہ بنا کر جسے معصوم عن الخطا ہونیکا دعوے ہی نہیں ہوتا۔ اس درجہ اور مقام کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ جو دُنیا میں خدا تعالےٰ کی برگزیدہ جماعت کے قیام اور استحکام کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اور جسے خدا تعالےٰ مؤمنین کے قلوب میں تحریک کرکے مقرر کراتا ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو خواب میں بھی ایسے معترضین کے تباہ ہونے کی یہی وجہ بتائی گئی۔ جسے حضورؐ نے اس طرح ظاہر فرمایا۔

"میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ ایک شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ اگر تم سچے اعتراض تلاش کرکے بھی میری ذات پر کروگے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤگے۔ کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وُہ غیرت رکھتا ہے"۔

"پیغام صلح" نے بھی اس خواب کا یہی مطلب سمجھا۔ کہ جس شخص کا خواب میں ذکر ہے۔ اس نے خلافت پر اعتراض کیا۔ گویا وُہ منکر خلافت اور دشمن خلافت تھا۔ نہ کہ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے خلاف اسے کوئی شکایت تھی۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"خواب میں دکھایا گیا۔ کہ کوئی شخص خلافت پر اعتراض کرتا ہے"۔ (پیغام صلح ۵ جون)

اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ اعتراض کرنے والا خلافت کا منکر ہے۔ اور اعتراض اس لئے کرتا ہے۔ کہ خلافت کو مٹائے خواہ کوئی خلیفہ ہوتا۔ وُہ اس پر اعتراض کرتا۔ کیا ایسے شخص کو خدا تعالےٰ چھوڑ دیگا۔ اور کوئی سزا نہ دیگا۔ یقیناً وہ خدا تعالےٰ کی گرفت میں آئے گا۔ خدا تعالےٰ کی سنت ہے۔ کہ وُہ ہمیشہ اپنے سلسلوں کی حفاظت کے سامان کیا کرتا ہے۔ اور ان سامانوں میں سے سب سے بڑا سامان خلافت ہے۔ پس جو شخص خلافت کو مٹانے کے لئے خلیفہ پر اعتراض کرے۔ خواہ وہ اعتراض سچے ہی ہوں۔ اس پر خدا تعالےٰ کا عذاب نازل ہوگا۔ اور وہ اپنے مدعا میں ناکام اور نامراد رہ کر ذلت کے گڑھے میں گریگا۔ یہی بات خواب میں بتائی گئی ہے۔

خدائے قدوس کی شان میں تمسخر

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے سچے اعتراض کے فقرہ کو لیکر بہت شور مچایا ہے۔ اور نہ صرف حسب عادت خدائے قدوس کی شان میں تمسخر اور استہزاء کرنے میں انتہا کو پہونچ گئے ہیں۔ بلکہ بعض آیات قرآنی کی تفسیر بالرائے کرنے میں بھی حد سے گذر گئے ہیں۔ اس کے متعلق بہت کچھ لکھا جا سکتا۔ اور ان کی قرآن دانی کا پول کھولا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ بالکل لاحاصل ہے۔ اگر ہمیں یہ توقع ہوتی۔ کہ ڈاکٹر صاحب خدا تعالےٰ کے کلام کے مقابلہ میں اپنی خودسری اور خودآرائی سے باز آجائیں گے۔ اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے۔ تو ہم ضرور اس بحث میں پڑتے۔ لیکن جبکہ وُہ خدا تعالےٰ کی ذات کو بھی اپنی یاوہ گوئی کا نشانہ بنانے سے دریغ نہ کریں۔ اور ایسے الفاظ استعمال کرنے سے باز نہ رہیں جو کسی سنجیدہ انسان کے منہ سے نہیں نکل سکتے۔ تو آیات قرآنی کی تشریح و توضیح ان کے سامنے کیا حقیقت رکھتی ہے۔ البتہ یہ خیال ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے اگر کوئی بات بیان کی ہو۔ تو اسے وہ ضرور قابلِ وقعت قرار دینگے۔ اور اس کے خلاف آواز اُٹھانے کی اس طرح جرأت نہ کریں گے۔ جس طرح خُدا اور رسُول کے کلام کو اپنی غلط اور بیہودہ منطق کے چکر میں لاکر اڑانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس بارے میں ہم مولوی محمد علی صاحب ہی کے بیان سے استدلال کرتے ہیں۔

ہر انسان سے غلطی ہو سکتی ہے

مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ۲۷ اپریل کے خطبہ جمعہ میں رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا کی آیت پیش کرتے ہوئے اس کے یہ معنی کئے ہیں:۔

"اے ہمارے رب ہم سے غلطیاں بھی ہونگی۔ ان پر گرفت نہ فرمانا"

خدا تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ یہ دُعا تمام مسلمانوں کو سکھائی۔ اور یہ ایسی دعا ہے۔ جسے خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی پڑھتے تھے۔ اور آپؐ کے خلفاء اور دوسرے مسلمان بھی۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر انسان سے غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور ایسی غلطیاں ہوتی ہیں۔ جن پر سچے اعتراض وارد ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے متعلق یہ التجا سکھائی گئی ہے۔ کہ لَا تُؤَاخِذْنَا "ان پر گرفت نہ فرمانا" اگر یہاں ایسی غلطیوں کا ذکر نہ ہوتا۔ جن پر سچے اعتراض وارد ہو سکتے۔ تو پھر ان کے متعلق یہ التجا سکھانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا خدا تعالےٰ ایسی باتوں پر بھی گرفت کیا کرتا ہے۔ جن پر جھوٹے اعتراض پڑتے ہوں اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ یہاں ایسی ہی غلطیوں کا ذکر ہے۔ جو واقعہ میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اور جب واقعہ میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ تو ان پر جو اعتراض کئے جائیں گے۔ وُہ بھی سچے ہی ہونگے۔

غلطیوں کی الگ الگ نوعیت

پس اس آیت اور اس کی جو تشریح مولوی محمد علی صاحب نے کی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہر انسان سے ایسی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ جن پر سچے اعتراض پڑ سکیں۔ آگے ہر انسان کی حیثیت کے لحاظ سے ان غلطیوں کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہوگی۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کے انبیاء بھی پاک نہیں ہوتے۔ بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے انبیاء تو پاک ہوتے ہیں لیکن خلفاء پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے خلفاء تو پاک ہوتے ہیں۔ مگر اولیاء پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن سے اولیاء تو پاک ہوتے ہیں۔ لیکن عام مومن پاک نہیں ہوتے۔ پھر بعض غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن سے عام مومن بھی پاک ہوتے ہیں لیکن ادنےٰ درجہ کے انسان پاک نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن کریم کی اس دعاء میں کسی کو مستثنےٰ نہیں کیا گیا بلکہ سب انسانوں کے لئے اسے قرار دیا ہے۔

قبولیت دُعا کے درجے

جس طرح ہر انسان کے روحانی درجہ کے لحاظ سے اس کی غلطیوں کی نوعیت علیحدہ علیحدہ ہے۔ اسی طرح اس دعاء کی قبولیت بھی ہر ایک کے درجہ کے مطابق ہوگی۔ نبی جب یہ دُعا کریگا تو سب سے بڑھ کر اسے شرف قبولیت حاصل ہوگا۔ اور اسی طرح سب کی دعاء درجہ بدرجہ قبولیت کا شرف حاصل کرے گی۔ اب اگر خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ماتحت ایسے انسان کو جسے اس نے خلافت کے درجہ پر فائز کیا ہو۔ اور جس کے سپرد اپنے مامور اور مرسل کی جماعت کی حفاظت اور راہنمائی کی ہو۔ بذریعہ خواب یہ بشارت دے۔ کہ فلاں دشمن خلافت سے کہدو "اگر تم سچے اعتراض تلاش کرکے بھی میری ذات پر کروگے۔ تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤگے"۔ تو اس پر کیا اعتراض پڑ سکتا ہے۔ یہ تو عین قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق اور خدا تعالےٰ کی شان کے شایاں بات ہے۔

اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہ ثابت کر دیں۔ کہ خلیفہ وُہ ہو سکتا ہے۔ جو ہر قسم کی غلطی سے معصوم ہو۔ اور پھر یہ بھی دکھا دیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں جو یہ دُعا نازل کی ہے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا اور جس کا مطلب

بالفاظ مولوی محمد علی صاحب یہ ہے۔

"اے ہمارے رب ہم سے غلطیاں بھی ہونگی۔ ان پر گرفت نہ فرمانا" یہ کسی "مدعی خلافت" کو پڑھنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر وہ پڑھے۔ تو خدا تعالےٰ اپنے اس وعدہ کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ اس کی یہ دعا قبول نہیں کریگا۔ تو پھر وہ جو چاہیں کہیں۔ لیکن جب تک وہ ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے خواب کے خلاف ان کا زبانِ طعن کھولنا ان کی سرشت کے متعلق کوئی اچھی رائے قائم کرنے کا باعث نہیں بن سکتا۔

سچے اعتراض کرنے والے گرفت میں

اس سے تو یہ ثابت ہو گیا۔ کہ ہر انسان سے غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔ اور ان غلطیوں کی وجہ سے گرفت میں آنے سے بچنے کے لئے خود خدا تعالےٰ نے دعا سکھائی ہے۔ اور وہ اپنے پاک بندوں کی دعا قبول کرتا ہے۔ اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو سچے اعتراض کرنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ اس کا ثبوت بھی ہم مولوی محمد علی صاحب کے ہی بیان سے پیش کرتے ہیں۔

مولوی صاحب اپنے ان ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے جو ان پر اور اس انجمن پر جس کے وہ پریذیڈنٹ ہیں۔ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:-

"غیبت یہ ہے۔ کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے۔ خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو۔ قرآن کریم نے اس فعل کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے۔ اس سے بچو۔ جس طرح کسی فرد کی غیبت غیبت ہے۔ اسی طرح کسی جماعت کی غیبت بھی غیبت ہی ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص انجمن کے متعلق غیر متعلق لوگوں کو یہ کہتا پھرے۔ کہ انجمن یوں کرتی ہے۔ اور ووں کرتی ہے۔ تو یہ قومی غیبت ہے۔ غیر متعلق لوگوں سے شکوہ و شکایت کرکے بدظنی پھیلاتے پھرنا بیکار ہے"

غیبت کی تشریح میں مولوی صاحب نے جو کچھ فرمایا۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خواہ کسی شخص میں یا کسی جماعت میں کوئی برائی پائی جائے۔ تو بھی اس برائی کا "غیر متعلق لوگوں" سے ذکر کرنا گناہ ہے اور خدا تعالےٰ نے اسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانے جیسے ناپاک فعل سے مشابہت دی ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی منطق

اب اگر اسی منطق سے کام لیا جائے۔ جو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے استعمال کی ہے۔ تو کہا جائے گا۔ جب خدا کسی "انسان کو مسلمان بنا چکا۔ تو اب اسے اپنے بنائے ہوئے کی پچ ہے۔ خواہ وہ کتنی برائیوں میں مبتلا ہو۔ اس میں کتنی کمزوریاں پائی جائیں۔ اور لوگوں کو اس کی کمزوریوں پر سچے اعتراض بھی ہوں۔ تب بھی وہ معترضین ہی کو تنبیہ کریگا۔ اور انہیں مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دے گا۔ کیونکہ خدا کو سچائی سے کوئی غرض نہیں۔ اسے صرف اپنے مسلمان بنائے ہوئے آدمی کی پچ ہے۔

پھر انہی کے الفاظ میں صرف نام بدل کر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ نعوذ باللہ خدا بھی کوئی حق کا حامی نہیں۔ بلکہ دھڑے باز سا ہے اور دھڑے باز بھی ایسا۔ کہ اگر کوئی شخص خود بخود کسی انجمن کا پریذیڈنٹ بن بیٹھے۔ اور اس کی اور اس کی انجمن کی کمزوریوں پر کوئی سچے اعتراض بھی کرے۔ تو وہ اس شخص سے آمادۂ پیکار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بقول مولوی محمد علی صاحب "غیبت یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے۔ خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو۔ قرآن کریم نے اس فعل کو مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر قرار دیا ہے"

گویا قرآن کریم ایک شخص کے سچے اعتراضات کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اور سچے اعتراض کرنے والے کے خلاف فتوے دینے لگ جاتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ خدا خود حق ہے۔ مگر ایک حق کا اظہار کرنے والے کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے والا قرار دے دیتا ہے۔ جس سے معلوم ہوا۔ کہ خدا کو حق کی حمایت نہیں منظور ہوتی۔ بلکہ ایک شخص اگر ایک انجمن کا پریذیڈنٹ بن جاتا ہے۔ تو اسے اس کی پچ پڑ جاتی ہے۔ پھر وہ آدمی سیاہ کرے۔ سفید کرے۔ خدا اس کے دھڑے پر رہتا ہے۔ اور باوجود اس کے کہ فریق مخالف حق پر ہو۔ وہ ہمیشہ فریق مخالفت کو ڈھنگیگا اسے حق سے کوئی غرض نہیں۔ انجمن کے پریذیڈنٹ سے غرض ہے

مولوی محمد علی صاحب کا اپنے معترضین کو جواب

اس سے تو ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کو غیبت کی یہ تعریف کہ "پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کی جائے خواہ وہ کمزوری اس شخص میں موجود ہی ہو" انہی لوگوں کو بتانے کی ضرورت پیش آئی۔ جو انکے ہم عقیدہ ہوتے ہوئے ان پر یا انکی انجمن پر اعتراض کرتے ہیں۔ چنانچہ آگے اسکی وضاحت انہوں نے خود یہ کہکر کر دی ہے کہ "غیر متعلق لوگوں سے شکوہ شکایت کرکے بدظنی پھیلاتے پھرنا بیکار ہے اگر کسی شخص کو کوئی اعتراض ہو۔ اور وہ اصلاح کرانا چاہتا ہو۔ تو اُسے چاہیئے کہ وہ انجمن کے سامنے اسے لائے" پھر انہوں نے اس بات کا بھی اعتراف کر لیا ہے کہ اعتراض اور شکوہ شکایت کرنیوالے جو کچھ کہتے ہیں۔ غلط نہیں کہتے۔ بلکہ سچ کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ مانتے ہیں۔ کہ ان پر اور انکی انجمن پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ وہ ہیں تو سچے۔ مگر انکو غیر متعلق لوگوں میں پھیلانا غیبت ہے۔ ایسا نہ کرو البتہ انجمن کے سامنے پیش کر سکتے ہو۔

اب اگر ہر قسم کے اعتراضات کرنیوالے کو رد کرنے پر یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ "خدا بھی کوئی حق کا حامی نہیں۔ بلکہ دھڑے باز سا ہے" "خدا کو حق کی حمایت نہیں منظور ہوتی" "پھر وہ آدمی سیاہ کرے سفید کرے۔ خدا اسکے دھڑے پر رہتا ہے" "اسے حق سے کوئی غرض نہیں۔ اپنے آدمی سے غرض ہے" "خدا کی گورنمنٹ ہی ایسی ظالم ہے۔ کہ وہ سچے اعتراض کرنیوالے اور سچے الزام لگانیوالے کو عذاب دیا کرتی ہے"

جیسا کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے لکھا ہے۔ اور یہ انہی کے الفاظ بغیر ایک ذرہ بھر بھی تغیر کے پیش کئے گئے ہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ کسی کی ایسی کمزوری جو نفس الواقعہ اس میں پائی جائے۔ دوسروں کے آگے بیان کرنیکا نام غیبت رکھکر ایسا کرنیوالے کو کیوں نہایت ہی غلاظت خور اور بے رحم قرار دیا گیا ہے۔ کیا یہ بھی نعوذ باللہ خدا کے دھڑے باز۔ حق کا حامی نہ ہونے اور اس کی گورنمنٹ کے ظالم ہونے کا ثبوت ہے۔ پھر اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ اصل صحیح ہے۔ کہ "ذات پر اعتراض" کرنیوالے کا "اگر اعتراض سچا ہوگا تو جس کی ذات پر الزام ہے۔ وہ قابل سزا ہے۔ نہ کہ اعتراض کرنے اور الزام لگانے والا" تو پھر کیوں غیبت کو قرآن کریم نے گناہ قرار دیا۔ اور کیوں اس کا ارتکاب کرنے والے کو بدترین مخلوق بنایا جبکہ غیبت کرنیوالا جھوٹے اعتراض نہیں کرتا۔ بلکہ سچا اعتراض بیان کرتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب بغض و کینہ میں جل بھن کر جو چاہیں۔ کہتے چلے جائیں اور وہ اپنے مضامین میں خدا اور اسکے رسول کی نہایت واضح اور صاف باتوں کو محض اس لئے حوالہ تغافل کرتے چلے گئے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ پر بھی اعتراض وارد کر سکیں۔ لیکن خود مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ انکو بتا رہے ہیں۔ کہ بعض ایسے اعتراض بھی ہوتے ہیں۔ جو سچے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کو بیان کرنیوالے جس رنگ میں بیان کرتے ہیں۔ اسکی وجہ سے زیر عتاب آجاتے ہیں۔

خلافت پر اعتراض کرنیوالا کس طرح بچ سکتا ہے

اسی سے یہ بات بھی بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ کہ جب ایک عام مومن کی ایسی کمزوری جو نفس الواقعہ اسمیں موجود ہو پیٹھ پیچھے بیان کرنیوالا مجرم ہوتا ہے۔ تو وہ انسان جسے خدا تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود کی جماعت کے استحکام کیلئے منتخب کیا۔ اور جسکی خلافت کا خدا کے مامور کی بنائی ہوئی جماعت کے کثیر حصے نے اعتراف کیا۔ اس پر اعتراض کرنیوالے کو اور اس نیت سے اعتراض کرنیوالے کو کہ وہ منصب خلافت کو ہی مٹا دے۔ کیا خدا تعالےٰ یونہی چھوڑ دیگا ہر ایک عقلمند اور باسمجھ انسان کے نزدیک ایسے شخص کا جرم بہت بڑا جرم ہوگا۔ اور وہ سخت سے سخت سزا کا مستحق ہوگا۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ سے خواب میں ایسے انسان کے متعلق کہلایا۔ "اگر تم سچے اعتراض تلاش کرکے بھی میری ذات پر کروگے تو خدا کی تم پر لعنت ہوگی۔ اور تم تباہ ہو جاؤ گے۔ کیونکہ جس درجہ پر خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ اس کے متعلق وہ غیرت رکھتا ہے"

کوئی سنجیدہ مزاج اور سمجھدار انسان اس پر اعتراض نہیں کر سکتا ہاں وہ لوگ جن کی عداوت اور بغض اس حد تک پہنچ چکا ہو۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے اظہار کے لئے جلسے کرنے کی تحریک

قادیان کا ڈاکخانہ

معزز ہمعصر فاروق قادیان کی اشاعت ۶-۱۳-۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء میں ڈاکخانہ قادیان کے متعلق شکایات درج کی گئی ہیں۔ قادیان کے ڈاکخانہ کے عملہ کی شکایات ہمارے پاس بھی پہونچی ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عملہ ڈاکخانہ قادیان کا ان لوگوں سے بہت ارتباط و اتحاد ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے سخت معاند ہیں۔ اور جنہوں نے حضرت امام کے خلاف گندے سے گندے مضامین شائع کرائے ہیں۔ اور جھوٹے الزامات حضرت کے خلاف لگا کر عدالت میں درخواست دی تھی۔ جو خارج ہو چکی ہے۔ یہ امر گورنمنٹ کے افسران سے پوشیدہ نہیں۔ خصوصاً ڈاکخانہ کے افسر اعلیٰ پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب و ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل صاحبان و سپرنٹنڈنٹ صاحب امرتسر ڈویژن و انسپکٹر صاحب اس امر کو بخوبی جانتے اور ان کے دفاتر میں اس کا ریکارڈ موجود ہے۔ کہ قصبہ قادیان کے ڈاکخانہ میں بہت بڑا کاروباری حصہ جماعت احمدیہ کی بدولت ہے منی آرڈروں کا آنا اور جانا رجسٹرڈ خطوط اور پارسلوں کی آمد و روانگی عام ڈاک کی آمد و رفت اور بیمہ جات کا بہت بڑا حصہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے ہے نیز اخبارات الفضل۔ فاروق۔ نور۔ سنرائز (انگریزی) رسالہ جات مصباح۔ ریویو اردو۔ احمدیہ گزٹ رسالہ امداد باہمی۔ ریویو انگریزی کا کام خالصتاً ہماری جماعت کا ہے۔ پھر متواتر سالہا سال کی جد و جہد سے ضمانت کی رقم خود داخل کرا کر گورنمنٹ کو تار گھر کھولنے پر آمادہ کرنا بھی صرف جماعت احمدیہ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پس جبکہ اس قدر اہمیت جماعت احمدیہ کو اس ڈاک خانہ کے کاروبار میں حاصل ہے۔ تو واقعی یہ نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ موجودہ سب پوسٹ ماسٹر صاحب کو جب ان کے عملہ کے ایسے خطرناک پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ ان تمام امور پر غور فرماتے۔ اور پبلک سرونٹ ہونے کی حیثیت سے اپنے عملہ کو ایسی کھلی ہوئی جانبداری اور اعتماد کو برباد کرنے والی پالیسی سے روکتے۔ انہوں نے الٹا فاروق کے خلاف قلم اٹھایا۔ اور جماعت احمدیہ کے اعتبار کو ضائع کر دیا۔ تجربہ اور شعور عامہ کے خلاف یہ طریقہ عمل اختیار کرنا ایک سمجھدار افسر سے بہت بعید ہے۔ جہاں انسان اپنے ذاتی احساسات کے لئے حفاظتی پہلو اختیار کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ وہاں اسے اور خصوصاً ایک پبلک سرونٹ کو دوسروں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنا بھی لازمی ہوتا ہے۔ بہر حال جو فضا سب پوسٹ ماسٹر صاحب نے خود بخود اپنی کارروائیوں سے قادیان میں پیدا کر لی ہے۔ اس کے وہ خود ذمہ وار ہیں۔ اور ہم انتظار کرتے ہیں۔ کہ جن شکایات کی طرف

تحریک چندہ خاص ۱۹۲۸ء
اور
جماعت احمدیہ کے ایثار کا نمونہ

معترضین و مخالفین ذرا آنکھیں کھولیں

کوئمبٹور سے وی عبد القیوم صاحب تاجر و ایجنٹ چندہ خاص کی نسبت ۷ جولائی ۱۹۲۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور اپنے انگریزی خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"گذشتہ اشاعت "الفضل" سے معلوم ہوا کہ حضور کی طرف سے "چندہ خاص" کی اپیل شائع ہونے والی ہے۔ اس پر میں نے خیال کیا۔ کہ حضور کی تحریک کے پہونچنے سے پہلے ہی میری طرف سے حضور کی خدمت میں میری لبیک کی آواز عملاً پہونچنا چاہیئے۔ چنانچہ میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت مبارک میں بذریعہ تار ۱۲۵ روپیہ "چندہ خاص" کے ارسال کرتا ہوں۔

مقدس آقا!!! تحریک آنے پر جو حصہ میرے ذمہ اور نکلے گا۔ ارسال خدمت اقدس کروں گا۔ اور اگر میرے حصہ سے یہ رقم زیادہ ہوئی۔ تو میں شکر کروں گا۔ کہ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا"

مکرمی مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت آبادان لکھتے ہیں:۔ اس ڈاک میں آپ کی طرف سے ایک لفافہ ملا۔ جس میں سیدنا حضرت اقدس کی طرف سے چندہ خاص کے متعلق ایک اعلان ہوا ہے۔ میں نے ابھی تک یہاں کے دوستوں میں اس کی تحریک نہیں کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ کل پرسوں تک اس کی تحریک کی جاویگی۔ اور فارم کی خانہ پری کر کے دوسری ڈاک میں روانہ کیا جائے گا۔ فی الحال میں آپکی اطلاع کیلئے عرض کرتا ہوں۔ کہ میں اپنی طرف سے چالیس فی صدی کے حساب سے چندہ خاص مبلغ ۱۳۰ روپیہ ادا کروں گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے۔ یہ رقم بجائے تین ماہ کے اس ماہ میں ادا کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نے کچھ بھی نہیں دیا۔ جبکہ میں اپنی زندگی بمعہ اپنی جائداد کے اسلام کے لئے وقف کر چکا ہوں اور حضور کی طرف سے منظوری بھی آگئی ہے۔ تو یہ چالیس فیصدی یا اس سے زیادہ کیا ہے۔ خوشی تب ہو۔ کہ ذرہ ذرہ اسلام کی راہ میں قربان ہو جائے۔ یہ چٹھی لکھ کر حوالہ ڈاک کرنے لگا تھا۔ کہ اخویم نذیر احمد خان صاحب۔ وائرمین جو کلانور کے رہنے والے ہیں۔ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ یکمشت چندہ ادا کر دوں۔ انہوں نے ۲۵ فیصدی کے حساب سے مبلغ ۳۰ روپے ادا کر دیئے جو وصول ہو چکے ہیں۔

چک ۱۱۶ جنوبی علاقہ سرگودہا کا فارم چندہ خاص نہایت باقاعدہ اور باشرح آیا ہے۔ اس فارم میں تمام احباب کی شرح چندہ خاص ۳۳ فی صدی ہے۔ چنانچہ ذیل کی رقوم کے وعدے کئے گئے ہیں۔ سید علی اصغر شاہ صاحب ۳-۵-۴۴ روپیہ سید غلام جیلانی شاہ صاحب ۳-۵-۴۴ روپیہ سید علی اصغر شاہ صاحب ولد سید سراج شاہ ۳-۵-۱۳۳ روپے سید علی اکبر شاہ صاحب ۸-۱۰-۶۶ روپے سید منور شاہ صاحب ۳-۵-۴۴ روپے۔ مولوی احمد الدین صاحب ۸-۱۰-۶۶ روپے۔ کل ۴-۱۰-۳۹۹ روپے

بن باجوہ ضلع سیالکوٹ میں ۴۰ فیصدی کی شرح سے چوہدری شاکر دین میاں اللہ بخش نبی بخش سوداگران اللہ رحم اللہ بخش محمد زدش صاحبان نے حصہ لیا۔ شیر محمد ولد نبی بخش خدا بخش محمد دین محمد رمضان جلال الدین عبد المجید صاحبان نے ۳۳ ۱/۳ فیصدی کی شرح سے حصہ لیا۔ جے پور کے فارم میں محمد لطیف صاحب کا وعدہ ۳۳ ۱/۳ فیصدی کے حساب سے ہے۔ باقی احباب کا وعدہ باشرح۔ ایبٹ آباد کے فارم میں بابو احمد اللہ صاحب نے یکمشت رقم ادا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور باقی احباب کا وعدہ ۲۵ فیصدی کی شرح سے۔ چندوسی کے فارم میں منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی نے اپنی رقم ۲۵ فیصدی کی شرح سے بھیجدی ہے۔ جو داخل ہو چکی ہے۔ کوئٹہ کے فارم میں محمد عبد اللہ بابو کریم بخش منشی عبد المجید خاں منشی محمد اسمٰعیل صاحبان کے وعدے تیس فیصدی کے حساب سے باقی کے اکثر وعدے پچیس فیصدی کی شرح سے۔

مردان کی جماعت سے بابو محمد غواص خاں چوہدری نصر اللہ خاں مولوی فضل الدین ڈاکٹر عبد الحکیم مولوی معین الدین محمد احسان ڈاکٹر لال محمد خاں صاحبان کے وعدے ۳۰ فیصدی کی شرح سے آئے ہیں۔ راولپنڈی برج کی جماعت سے وعدے نہایت باشرح بلکہ شرح سے زیادہ آئے ہیں۔ اور بصد محنت و توجہ فارم تیار کیا گیا ہے۔ خان صاحب نعمت اللہ خان صاحب کا وعدہ ۴۵ فیصدی کے حساب سے ۴-۱۹۱ روپے کا ہے۔ میر محمد اللہ صاحب سیکرٹری میاں فتح محمد صاحب جمعدار محمد ابراہیم صاحب کے وعدے ۴۰ فیصدی کی شرح سے مستری محمد یعقوب صاحب بابو بشیر احمد صاحب منشی غلام حسین صاحب۔ مستری غلام نبی صاحب۔ ولی محمد صاحب۔ قدرت اللہ صاحب کا وعدہ تیس فیصدی کے حساب سے اور باقی احباب کے وعدے پچیس فیصدی کی شرح سے وعدوں کی کل رقم ۴۲۲ روپے ہے۔ چکوال کی جماعت سے راجہ محمد نواز خاں صاحب سب انسپکٹر بنک تیس فیصدی باقی پچیس فیصدی کی شرح سے۔

نابھہ سے شیخ قدرت اللہ صاحب کا وعدہ تیس فیصدی سے اور میاں کریم بخش محمد اسمٰعیل عبد اللہ صاحبان کے وعدے بھی تیس فیصدی سے اور شیخ حبیب اللہ صاحب کا وعدہ بھی تیس فیصدی سے ہے۔

سکندر آباد کی جماعت اپنا چندہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ باشرح ماہوار روانہ کرتی ہے۔ اور ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ سے پہلے سکندر آباد کا چندہ داخل خزانہ ہو جاتا ہے۔ تحریک کے جواب میں لبیک کہا۔